خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ خود قوم اپنی حالت نہ بدلے۔ (القرآن)

نمبر اول — امرتسر ۸۔ اکتوبر ۱۸۹۷ء — جلد اول

دستور العمل و ضوابط

۱۔ الحکم ہر انگریزی مہینے کی ۸ و ۱۵ و ۲۲ و ۲۹ تاریخ کو امرتسر سے علی العموم ۱۲ صفحوں پر اور عند الضرورت زیادہ پر شایع ہوگا۔

۲۔ الحکم کا مقدم اور اول فرض یہ ہوگا کہ وہ گورنمنٹ اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرے۔

۳۔ الحکم کے مضامین میں پارٹی سپرٹ کام نہ کریگی اور اسلئے ایسے مضامین جو دل آزار ہوں یا بعض کی حیثیت عرفی پر حملہ کریں قطعاً شایع نہ ہونگے۔

۴۔ مجدد الوقت حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مشن کا سچا خادم ہونیکا الحکم کو فخر ہوگا۔

۵۔ الحکم کے جملہ مضامین ازبسکہ تاریخی ہونگے جو ہر پہلو سے اسلام اور اہل اسلام کے لئے مفید ہوں۔

۶۔ جواب طلب امور کیلئے مرکا ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

۷۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل زر ڈاکخانہ کے قواعد کے موافق شیخ یعقوب علی (تراب) اڈیٹر و پروپرائٹر الحکم امرتسر کے نام ہونی چاہئے۔ اور انکی ہی دستخطی رسید وغیرہ مصدقہ ہوگی۔

۸۔ شرح قیمت حسب ذیل ہے۔

قسم خریداران	سالانہ مع محصول ڈاک	ششماہی
گورنمنٹ اور والیان ریاست	عہ	للعہ
رؤسا اور جاگیردار	جو کچھ لطف فرمائیں	
معززین جنکی آمدنی ۵۰ ماہوار سے زیادہ ہے	۶عہ	للعہ
عوام جنکی آمدنی ۵۰ سے زیادہ اور ۲۰ سے کم ہے	عہ	عہ
طلباء بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر اور ۲۰ روپیہ سے کم آمدنی والے		للعہ

۹۔ سالانہ کی کوئی شرط نہیں اور نہ شرح مابعد پر کسی کے نام اخبار جاری ہوگا پانچواں نمبر بغیر وصول قیمت روانہ ہوگا۔

۱۰۔ ایک ماہ کے اندر جن حضرات کی قیمت وصول نہ ہوگی اُن کے نام اخبار بند کرکے چھ ماہ کی قیمت کا مطالبہ ہوگا کیونکہ چھ ماہ سے کم کیلئے کسی کے نام اخبار جاری نہ ہوگا۔

۱۱۔ اعلیٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائیگا بشرطیکہ ہمارے ذاتی مضمون نگار لینا پسند کریں۔

۱۲۔ ہر ایک قسم کی خط و کتابت میں اپنے طلبی کا نمبر ہونا ضروری ہے۔

۱۳۔ خلاف تہذیب اور ایسے اشتہارات جنکی نسبت "الحکم" کو سچے ہونیکا تجربہ نہ ہوجاوے گا کسیقدر اُجرت پر بھی شایع نہ ہونگے۔ قابل اندراج اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ خط و کتابت سے طے ہو جائیگا۔ علی العموم ۴ سطر سے کم معاوضہ عارضی اشتہارات کے لئے نہ لیا جائیگا۔

الحکم کے خریداروں کو نقد روپیہ سے امداد

الحکم کے خریداروں کو زر نقد سے مندرجہ ذیل دو طریقوں سے امداد دی جائے گی۔

الف خریدار پیدا کرکے قیمت بھجوا دینے والوں کو

جو شخص ۱۰ خریدار ایکماہ کے اندر پیدا کرکے قیمت بھجوا دے اوسے	للعہ نقد
〃 〃 دو ماہ کے اندر 〃 〃 〃 اوسے	عہ
〃 ۸ خریدار ایکماہ کے اندر 〃 〃 〃 اُسکو	عہ
〃 ۸ 〃 دو ماہ کے اندر 〃 〃 〃 اُسے	ہے

الغرض اسی نسبت سے ۱۰ فیصدی اور ۷ فیصدی کے حساب سے تعداد خریداران پر انعام دیا جائیگا۔

(ب) سال کے اخیر پر دو شادی کرنیوالوں کو

ہر سال کے اخیر پر تعداد خریداران کے موافق فی خریدار ۸ کے حساب سے دو شادی کرنیوالوں کو کل روپیہ تقسیم کیا جائیگا مثلاً اگر پانچسو خریدار ہوں تو اڑہائی سو روپیہ دو شخصوں میں تقسیم ہوگا اس امر میں سلسلہ کا اعتبار کیا جائیگا اور خریداروں کے لئے انجمن یا معقول ضمانت ہوگی۔

ضروری یادداشت یہ امر مینیجنگ کمیٹی الحکم کے زیر غور ہے کہ مجدد الوقت کی برگزیدہ جماعت کے لئے الحکم کے متعلق ایک "امدادی فنڈ" بھی جاری کیا جاوے۔ اگر ہمارے معزز ناظرین نے توجہ کی تو اسکا جاری ہونا بھی بعید نہیں۔

(مینیجر)

اپنے ناظرین سے ایک اور بات

ہمنے التزام کیا ہے کہ **براہین احمدیہ** کو ہفتہ وار الحکم کے ہمراہ شایع کریں چنانچہ ناظرین آج کے نمبر کے ہمراہ بھی چار صفحہ ملاحظہ فرمائیں گے۔ اگر ناظرین اسی طور پر اسکی اشاعت پسند کریں تو بہتر ورنہ ہم جداگانہ طور پر بھی براہین احمدیہ کو چھاپنے کے لئے تیار ہیں اور اس دوسری صورت میں ہر خریدار اخبار کو صرف عہ اور زاید دینے پڑینگے۔ اور صرف براہین کے خریداروں کو عہ علاوہ محصول ڈاک اور ایسی درخواستوں کے جمع ہوجانے پر صرف دو ماہ میں انشاءاللہ ہر چہار جلد چھاپ کر ناظرین کو پہنچا دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔

(مینیجر)

غذائے روح

حضور مقدس امام الزمان حضرت مسیح موعود دام اللہ فیوضہم
اپنی برگزیدہ جماعت کو خصوصاً مخاطب کر کے
غربت اسلام پر توجہ کر کے حمایت اسلام کرنیکے
لئے نصیحت کرتے ہیں اور ناصرین
دین کے لئے دلسوزی سے
دعا کرتے ہوئے
آخر میں بداندیش مخالفوں پر افسوس کرتے ہیں۔

بکوشید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
اگر یاران کنون بر غربت اسلام رحم آرید
باصحاب نبی نزد خدا نسبت شود پیدا
نفاق و اختلاف ناشناسان از میان خیزد
کمال اتفاق و خلت و الفت شود پیدا
بجنبید از پئے کوشش کہ از درگاہ ربانی
زبہر ناصران دین حق نصرت شود پیدا
اگر امروز فکر عزت دین در شما جوشد
شمارا نیز و اللہ رتبت و عزت شود پیدا
اگر دست عطا در نصرت اسلام بکشائید
ہم از بہر شما ناگہ ید قدرت شود پیدا
ز بذل مال در راہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا
دو روز عمر خود در کار دین کوشید ای یاران
کہ آخر ساعت رحلت بصد حسرت شود پیدا
امید دین روا گردان امید تو روا گردد
ز صد نومیدئی و یاس و الم رحمت شود پیدا
دلا اللہ رابہ نہی بنگر کہ چون شد کار ما ثانی
کہ از تائید دین سرچشمۂ دولت شود پیدا
بجو از جان و دل تا خدمتے از دست تو آید
لقائے جاودان یابی گر این شربت شود پیدا
بمنت این اجر نصرت را دہندت ای اخی ورنہ
قضا آسمانست این بہر حالت شود پیدا
ہمے بینم کہ دادار قدیر پاک سبحان
کہ بازآن قوت اسلام و آن شوکت شود پیدا
کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگردان گر گہے آفت شود پیدا
چنان خوش دار او را ایخدائے قادر مطلق
کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا
دریغ و درد قوم من ندانے من نمی شنود
زبہر رستن و ہم پندش نگر عبرت شود پیدا
مرا باور نمے آید کہ چشم خویش بکشائید
مگر وقتیکہ خوف و عفت و خشیت شود پیدا
مرا دجال و کذاب و بدتر از کافران فہمند
نمیدانم چرا از نور حق نفرت شود پیدا
عجب دارید؟ اے ناآشنایان غافلان از دین
کہ از حق چشمۂ حیوان درین ظلمت شود پیدا
چرا انسان تعجب ہا کنند در فکر این معنی
کہ خواب آلودگان را رافع غفلت شود پیدا
فراموشت شد اے قوم احادیث نبی اللہ
کہ نزد و ہر صدی یک مصلح امت شود پیدا۔

ایڈیٹوریل

اخباری دُنیا اور الحکم کا انٹروڈیوس

جب توکلت علی اللہ پہ آغاز کیا
پر نکل آئیں گے اور دیکھنا پرواز کیا

ادھا رے بالغ خرد معزز ناظرین! آج اخباری دنیا کی سٹیج پر الحکم بھی توکلت علی اللہ کہہ کر اپنا فرض ادا کرنے کو آتا ہے اور اس سے پیشتر کہ وہ اپنا پارٹ ایکٹ کرے۔ مناسب اور موزون ہوگی کہ چند مختصر الفاظ میں ضروری امور بطور ابتدائی انٹروڈکشن کے بیان کئے جائیں۔

جرنل از دنیا اخباری دنیا کی "تاریخ اجمالی ہی سہی" نہیں جو دو چار صفحوں میں لبطریق اچکلز بیان ہو سکے لہذا یہ ضروری ہوا کہ سرسری طور پر بعض امور ضروریہ کے اظہار ہی پر اکتفا کیا جائے۔

اس روشنی اور ترقی کے زمانہ میں اخبار یا اسکی فلاسفی اور ضرورت پر بحث کرنا بالکل تحصیل حاصل ہے کیونکہ اخبار کی ضرورت نے سلسلۂ ضروریۂ زندگی کو سلسلۂ ضروریہ تک پہنچا دیا ہے اور ان ممالک کی حالت نے جو تہذیب اور ترقی کا سرچشمہ بنے بیٹھے ہیں اور سچ پوچھو تو ہیں بھی اس امر ہدہ صحیحہ کے کامل العیار محک پر ثابت کر دکھایا ہے کہ اخبار ہی ایک ایسی شئے ہے جو ملک اور اہل ملک کی کایا پلٹ سکتی ہے بشرطیکہ مناسب اور موزون طریق پر اس سے کام لیا جائے اور اسپر عمل درآمد نہ ہو کہ کہنا پڑے

ترا تیشہ دادم کہ ہیزم شکن
نہ گفتم کہ دیوار مسجد بکن

الحق صحیفۂ فطرت اور انسانی بناوٹ پر تدبر کرنے سے پتہ لگ سکتا ہے کہ انسان اور حیوان کے فیما بین جو چیز مابہ الامتیاز اور حد فاصل ہے وہ انسانی عقل ہے جس کا وجود آخر الذکر مخلوق میں مفقود ہے اور اسی لئے ان میں تبادلہ خیالات نہیں جو ترقی کا اصل الاصول اور جز ہے۔

تبادلہ خیالات کی دو مختلف صورتوں یعنی بامعنی الفاظ بولنا اور نقوش تحریر میں سے آخر الذکر ہی ایک ایسی ضروری شئے ہے جو انسان کو انسان بنانیکا اصلی راز ظاہر کرتی ہے اور اسمیں ایسے عظیم الشان اور لاثانی جوہر پیدا کرتی ہے کہ ایک ایک وقت میں اوسکو فرشتوں کے پیام ربانی (الہام) پر بھی کرٹی سنرم (رائے زنی) کا مستحق بنا دیتی ہے۔

تاریخ ہند کے پرغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت اپنے زمانہ کے فاضل الدہر اور عالی دماغ جادو رقم لارڈ میکالے اور سر چارلس مٹکاف کے عہد میں جو دو سوال ملک کے مدبرون اور روشن رائے فرزانون کے زیر بحث تھے ان میں سے ایک سوال آزادی پریس کے متعلق تھا اور دوسرا مشرقی اور مغربی تعلیم کی عام اشاعت کی نسبت ان ہر دو سوالات پر دو فریق ایک عرصہ تک مباحثہ کرتے رہے۔ جو لوگ فار (موافق) تھے انکی وجہ موافقت یہ تھی کہ قیصری ہر دل کے استحکام کی بجز اسکے اور کوئی صورت نہیں کیونکہ مغربی تعلیم تعصب اور ضد اور ہٹ کو مختلف مذاہب کے پیشواؤن کے دل سے نکال دے گی اور اس طور پر ایک ایسی قوم کی حکومت (جو رسم و رواج مذہب و ملت میں ان سے جدا ہے) سے بالکل مانوس ہو جائیگی اور وہ وحشت نہ رہیگی مگر جو لوگ اگینسٹ (خلاف) تھے انکی دلیل مخالفت یہ تھی کہ انگریزی تعلیم کی

بکثرت اور آزادی پریس مگر ہندوستانیوں کے دماغ میں آزادی
کی ہوا بھر دینگے۔ اور وہ اپنے حقوق کو سمجھ کر **سلف**
رول (خود حکمرانی) کے آرزو مند ہوں گے۔ بہر حال
ایک بڑی رد و قدح کے بعد **سر چارلس مٹکاف** والا
فریق جو موافق تھا کامیاب ہوا۔ یہ ذکر فضول اور عبث کا
طول ہے کہ اس کامیابی پر کس قدر خوشیاں منائی گئیں
اور کس قدر مٹکاف کی شکر گذاری کے گیت گائے گئے
الغرض اسوقت سے باقاعدہ مغربی تعلیم کا اجرا ہوا اور
دیسی پریس کو آزادی کی ہوا لگی مگر **نیٹو پریس** کی بدقسمتی
سے تھوڑے ہی عرصہ میں **اینگلو انڈین** حضرات نے
پھر اس سوال کو اٹھایا وہ گورنمنٹ کو بدخلاف کرنا چاہتے
تھے کہ اسی اثنا میں ایک **فریق** ان کا مخالف ہو گیا جس
میں کئی یورپین صاحبان بھی شامل تھے یہ قضیہ اس قدر
طویل ہوا کہ کئی برس تک طے نہ ہوا حتی کہ **لارڈ ولٹن**
صاحب تشریف لے آئے۔ اور کچھ تو مصلحت وقت اور
کچھ پریس کی اپنی روش اور کچھ لارڈ موصوف کی یک طرفہ
طبیعت الغرض یہ سب باتیں مل ملا کر **پریس کی آزادی**
کی دشمن ہو گئیں اور آزادی چھن گئی اسوقت جو ناراضی
پھیلی پھیلی۔ مگر ان کے بعد لارڈ **رپن** لیٹ وائسرائے
ہند کا عہد جو بہت سی برکتوں کا موجب سمجھا جاتا ہے شروع
ہوا۔ اور اس **نیک دل سراپا انصاف** حاکم نے
پھر یہ گران قدر عطیہ **دیسی پریس** کو عطا کیا۔ پریس نے
ابتک اس سے فایدہ اٹھایا اور اٹھا رہا ہے۔ آجکل پھر ہوا بدلی
ہوئی ہے اور یہ سوال پھر کسی حد تک زیر بحث ہو رہا ہے
مگر سچ پوچھو تو یہ **پریس** کی اپنی غلطی اور کمزوری ہے کہ وہ
ایسے خیالات کا موقعہ دیتا ہے ورنہ اگر نیٹو پریس اپنی آزادی
سے ٹھیک ٹھیک کام لے تو گورنمنٹ کو مداخلت کی ضرورت
ہی نہ پڑے جو مصیبت اس پر آتی ہے اسکے اپنے ہی ہاتھوں
سے مگر بڑی خوشی کا مقام ہے کہ پریس سنبھل چلا ہے اور خود
اپنی اصلاح کرنے لگا ہے

اوپر کی سطروں میں لازمی طور پر ہمکو پریس کی آزادی
کے متعلق **ہسٹاریکل فیکٹس** بیان کرنے پڑے اور اس وجہ
سے ابھی ہم اپنے اصلی مقصد یعنی **الحکم** کے انٹروڈکشن
سے قاصر رہے ہیں **لاریب** اخبار نویسی ایک شریف
اور معزز فن ہے۔ اخبار نویس جیسا ہمنے کہیں اور بیان
کیا ہے فرشتوں کی پیغام رسانی پر بھی کرٹی سزم کا حق رکھتا
ہے اور اسی لئے اس بڑے ذمہ داری کے کام کے لئے
کسی معمولی **سر** اور دماغ کی ضرورت نہیں بلکہ ایسے **دماغ**
کی ضرورت ہے جس نے نیچرل تعلیم پائی ہو۔

ہندوستان میں جو کچھ پریس کی حالت ہے وہ ہمارے
کسی ریمارک کی محتاج نہیں اور اگر ہمکو موقع ملا تو ہم مسلسل مضامین
میں ان امور پر بحث کریں گے جو پریس کی اس حالت بد کے
موجب ہوئے ہیں۔ فی الحال ہمکو الحکم کا تعارف زیر
نظر ہے۔

چونکہ تمام **اصلاحوں** اور **حقیقی تہذیب** کا
سرچشمہ اور منبع الٰہی قانون اور خدائی تعلیم ہے اس لئے
الحکم نے اپنا مشن پورا کرنے اور دنیا میں راستی اور سلامتی
کی روح پھونکنے کے لئے اسی طریق کی اشاعت کا بھاری
بوجھ اپنے سر لیا ہے عقل سلیم اور تجربہ صحیحہ نے جس طریق
کو فطرت انسانی کے بالکل مطابق قرار دیا ہے وہ طریق **اسلام**
ہے۔ اس لئے الحکم **اسلام** ہی کا سچا خادم ہوگا۔ اور
اسلام کی زندہ برکات اور اس کے **معارف اسرار**
کا ذریعہ اس زمان قحط الرجال میں خود اس مقدس ذات نے
اپنی **عادت قدیم** اور وعدہ صادق کے موافق
حضرت اقدس مرزا **غلام احمد** صاحب قادیانی امام مد
فیوضہم کو ٹھہرایا ہے **لہذا** اُن کے مشن کی اشاعت اور
تبلیغ الحکم کا مقدم کام ہوگا۔

ہم الحکم کو ہرگز ہرگز جاری نہ کرتے خصوصاً ایسی حالت
میں کہ دیسی پریس بہت ہی گری ہوئی حالت میں ہے لیکن
ہم نہیں سمجھتے کہ وہ کونسی زبردست تحریک تھی جس نے ہمکو
اسکے اجرا پر مجبور کر دیا۔ ہماری جماعت پر جس قدر الزام
لگا کر بدخواہ اور بداندیش مسلمانوں کو ایک طرف اور گورنمنٹ
کو دوسری طرف بدظن کر رہے ہیں اُن کو دور کرنے کے لئے
الحکم کے سوا اور کوئی ذریعہ نظر نہیں آتا۔ الحکم کی پولیسی ہمیشہ
مرنجان و مرنج رہیگی اور اسی لئے وہ سب سے صلح کا عہد
باندھتا ہے اسکا فرض ہوگا کہ وہ صلح اور سلامتی کی روح پھونکے
اور تعصب ہٹ دھرمی زود رنجی۔ خدا اس کے ناپاک **بیج**
کو ضائع کرے۔

گو موجودہ حالت اور بے سر و سامانی ہمکو ڈراتی اور دھمکاتی
ہے مگر باایں ہمہ ہمکو یقین اور کامل یقین ہے کہ اگر ہم محض نیک
نیتی اور ملکی خیر سگالی اور بنی نوع انسان کی سچی بھلائی
کے لئے الحکم کو جاری کرتے ہیں **کامیاب** ہونگے
پھر کامیاب ہونگے۔

ہم اس امر کا اظہار بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ الحکم بالکل
مذہبی پرچہ ہی نہ ہوگا بلکہ وہ **یورپ** اور **امریکہ** کے
اُن خیالات کو جو **اخلاق** اور طریق **تمدن** اور معاشرت
کے نام سے موسوم ہیں اپنی زبان میں لیے آئیگا۔ اور
معہذا ملک میں مناسب طریق پر اعلیٰ **التعلیم** کی اشاعت
کا ذریعہ ہوگا اور علمی مضامین عالمانہ دماغوں سے تکمیل کر
ملک کی نذر کریگا۔ اور عام معاملات پر رائے زنی کرتا
ہوا **دیانتداری۔ انصاف پسندی** کو
ہاتھ سے نہ دیگا۔

ہمارے بعض احباب اور عام ناظرین حیران ہوں گے
کہ الحکم کا کوئی **پراسپکٹس** یا اعلان شائع نہیں کیا گیا۔ مگر
ہم اُن کی خدمت میں صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں جو
الگزینڈر سکندر امپرر آف رشیا نے ایک موقع
پر کہا تھا کہ عہد نامے توڑنے ہی کے لئے ہوتے ہیں۔ اسی
لئے ہمنے بجائے پراسپکٹس کے خود **الحکم ہی** کو اپنے معزز
ناظرین کے ہاتھوں تک رسائی کا فخر حاصل کرنے کی ترجیح
دی۔ اب وہ خود اندازہ کر لیں گے کہ الحکم کیا ہوگا اور اسکا
مقصد کیا ہے۔ اب ہم چند لفظ اپنے ناظرین کی خدمت میں
عرض کر کے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

الحکم محض آپ لوگوں کی خاطر ہی جاری کیا جاتا ہے اور
آپ ہی کے امداد اور حوصلہ افزائی پر اسکی مستقل اشاعت کا انحصار
ہے اگر آپ لوگ اسکی ضرورت سمجھتے ہیں اور ضرور سمجھتے ہیں تو ہم
نہیں کہنا چاہتے کہ اسکی امداد کریں کیونکہ آپ کا پاک کانشنس
اس امر پر خود آپ کو مجبور کریگا۔ اور اگر آپ اسکی ضرورت
سمجھ کر بھی اسکی اشاعت میں ساعی نہیں ہوئے تو **یاد رکھو**
اور خوب رکھو کہ ہمنے اپنا فرض ادا کر دیا اور اپنا پیغام
آپ تک پہنچا دیا

بالآخر ہم اپنے معزز ہمعصروں سے امید کرتے ہیں کہ وہ
الحکم کو اپنا دست و بازو سمجھ کر اسکی ہمت بڑھائیں گے اور اپنے
مفید مشوروں سے اوسکو محروم نہ رکھیں گے۔ ہم اوپر کہہ
آئے ہیں کہ ہم سب سے صلح کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ جس
مشن کی اشاعت کا بوجھ لیکر الحکم جاری ہوتا ہے اسکی
غرض و غایت ہی **صلح** اور **سلامتی** ہے۔ اسلئے ہمارے
معاصرین کو انشاء اللہ کبھی بھی تو تو میں میں کا اتفاق
الحکم سے نہ ہوگا۔

ہم اپنے معزز ناظرین سے ایک التماس اور کرنا چاہتے ہیں
کہ الحکم کی ماہیت اور اسکی کارگذاری معلوم کرنے کے لئے
کم از کم ایک سال بکار ہے اسلئے ناظرین ابتدائی مراحل پر

ہی بیدلی ظاہر نہ کرینگے بلکہ صبر اور استقلال سے اُسکے انجام پر لحاظ رکھینگے۔ آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند کریم ہمکو اپنے ارادوں میں سچی کامیابی نصیب کرے آمین:

اغاز کردہ ام تو رسانی بانتہا

ایڈیٹوریل نوٹس

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ لاریب وہ محسن کش انسان جو اپنے محسن انسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اس قابل ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اپنے حقیقی محسن اللہ کریم کے عطایا کا شکرگذار ہو لہذا ہم بڑے ہی ناسپاس ہونگے کہ اگر ہم اپنے معزز مخدوم منشی **نبی بخش** کمپاؤنڈر سلمہ کی اس مہربانی اور امداد کے شکرگذار نہوں جو انہوں نے ایک معمولی سی تحریک پر "الحکم" کے خریدار بہم پہنچانے میں ظاہر کی ہے۔ ہمارے **پرجوش** مخدوم نے اسوقت تک **چھ خریدار** پیدا کرکے پیشگی قیمت بھجوا دینے کا وعدہ کیا ہے جسکو ہم جانتے ہیں کہ وہ حسب منشاء الکریم اذا وعد وفا بہت جلد پورا کرینگے منشی صاحب کی دینی حرارت اور حمیت و حمایت اسلام کا سچا جوش قابل تعریف ہے اور سچ پوچھو تو ہمکو منشی صاحب کی اس تحریک اور توجہ نے ہی اجراء الحکم پر مجبور کردیا کہ جب منشی نبی بخش ایسے اصحاب کا یہ حال ہے تو ان حضرات سے جن پر خدا تعالے کا خاص **فضل** ہے اور جن پر ہماری آنکھیں لگی ہوئی ہیں ان سے کس قدر امداد نہ پہنچیگی۔ بہرحال اجراء الحکم کے اصلی محرک وہی ہیں اور منشی صاحب کو حسب الارشاد "الدال علی الخیر کفاعلہ" اسکا سچا اجر ملیگا اور ہماری دلی دعا ہے کہ خدا انکو جزائے خیر دے اور ہمارے دوسرے احباب کو انکی تقلید کی توفیق آمین۔

الحکم اور اسکے مضامین ممکن ہے کہ ہمارے معزز ناظرین میں سے بعض یہہ شکایت کریں کہ الحکم میں عام خبروں اور پیغامات تار برقی وغیرہ کا صیغہ قریباً مفقود ہے اس الزام کے مقابلہ میں ہمارا "ناٹ گلٹی" پیش کرنا ایک بیجا حرکت ہوگی۔ الا اگر ہمارے ایسے ناظرین اس اصول کو مدنظر رکھیں کہ ایک پرچہ کو کم از کم اس کے گرد و پیش دیکھ لیا کریں تو شاید ہمکو معذور سمجھیں اور قطع نظر انکے اگر وہ تھوڑی دیر کے لئے اپنے تئیں ایڈیٹر کی جگہ پر ہو کر دیکھیں تو انکو معلوم ہوگا کہ کسقدر مشکلات ہیں کل ہم انجمین سولہ صفحہ ہفتہ وار اسکے ہاتھہ میں ہیں اور دنیا بھر کے بکھیڑے زیر نظر کس کو لے اور کسکو چھوڑ دے۔

غم عالم فراوان است و من یک غنچہ دل دارم
چسان در شیشہ ساعت کنم ریگ بیابان را

باایں ہمہ ہم ایسی شکایات کے رفع کرنے پر بھی غور کر رہے ہیں ہمارے بالغ خرد ناظرین جانتے ہیں کہ براہین احمدیہ اور حضرت اقدس کی عربی تصانیف کے ترجمہ اُردو کی کس قدر ضرورت ہے اسلئے ہم نے براہین کی اشاعت اور عربی تصانیف کے تراجم کا کام بھی الحکم ہی کے ذریعہ کرنا چاہا ہے۔ ہاں اگر ناظرین نے جداگانہ طور پر براہین کی اشاعت کا ارادہ ظاہر کیا جیسا کہ ہمنے پہلے ہی صفحہ پر اسکے متعلق لکھا ہے تو اچھی گنجایش نکل آئیگی۔ بہرحال اس مرتبہ ہم کثرت مضامین اور خصوصاً ایسے مضامین کی بھرمار کی وجہ سے جن کا تعلق زیادہ تر الحکم ہی سے ہے معذور ہیں کیونکہ یہ پہلا پرچہ ہے۔

اقوام عالم کے معبود اور انکی پرستش

نمبر اوّل

عرصہ ہوا اس مضمون کو مسٹر فصیح نے اپنے ناظرین کی دلچسپی کے لئے لکھنا شروع کیا تھا مگر افسوس کہ وہ اسکو پورا نہ کرسکے طرز تحریر سے کسیقدر پتہ ملتا ہے کہ یہ مضمون ہمارے واجب الاحترام سراپا لیاقت مجسم تہذیب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے قلم جواہر رقم کا نتیجہ تھا۔ بہرحال خواہ کچھ ہی ہو ہم اس سلسلہ کو شروع کرکے اسکے تکمیل کا ارادہ کرتے ہیں انشاء اللہ بحولہ

ایڈیٹر

اسمیں کچھ شک نہیں کہ انسان مذہبی ہستی ہے بجز سب سے پست درجہ کی قوموں کے تمام اقوام عالم کے درمیان بعض اشیا یا ہستیوں کی تعظیم و تکریم کی جاتی ہے۔ ادنیٰ درجہ کے لوگوں میں بن گھڑ اپتھر (سنگ ناتراشیدہ) یا انڈے کا چھلکا معبود خیال کیا جاتا ہے۔ بعض پودوں اور حیوانات کی تقدیس کرتے ہیں سورج چاند ستاروں کی بھی پرستش ہوتی ہے۔ **بت پرستی** مورتی پوجن بہت عام ہے تمام اقوام کے معبود اس قدر بلاتعداد ہیں کہ انمیں سے صرف چند ایک کو ہم معرض بیان میں لائینگے۔ اس سے انسانی کمزوری اور بیوقوفی کا حال عیان ہوتا ہے کہ بنی نوع انسان میں کس قدر قابل نفرت اور دور از عقل باتیں پھیلی ہوئی ہیں باایں ہمہ بھی بہت سے انسان ان کے پابند ہیں ایسے کوتہ اندیش اگلے ہی زمانہ میں نہ تھے بلکہ ابتک بھی ان کا وجود پایا جاتا ہے۔

زمانہ قدیم کی توحید

صرف خدائے وحید و فرید پر ایمان لانے کا نام توحید ہے ابتدائے عالم میں انسان محض خدائے واحد کی پرستش کیا کرتا تھا اور اسی کو اپنا خالق۔ نگہبان اور پروردگار مانا کرتا تھا۔ توحید کے آثار زمانہ قدیم کی اقوام میں ملتے ہیں میکس مولر جیسا واجب التکریم فاضل کہتا ہے۔ کہ ہزارہا سال کا عرصہ منقضی ہوا کہ یہ نافی یونانی تھی اور سنسکرت سنسکرت تھی۔ آرین نیشنز (آریہ اقوام) کے آبا و اجداد وسط ایشیا کے سطح مرتفعہ میں باہم زندگی بسر کرتے تھے اور انکی ایک مشترک بولی تھی وہ **ان دیکھی** ہستی کی پرستش کرتے تھے اور سنسکرت میں اسے دیاس پتر کہتے تھے یونانی دیاس پتر اور لاطینی زبان میں بھی لفظ بگڑ کر جوپیٹر ہوگیا ہے۔

زمانہ قدیم کے آریہ لوگ اپنے ہاتھہ آسمان کیطرف اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے اور اسے **آسمانی باپ** کہہ کر امداد کے طلبگار ہوتے تھے۔ گو ویدوں میں مختلف دیوتاؤں کے بھی نام ہیں اور ان کا بیان بھی ہے مگر یہہ پتہ لگانا بھی کوئی مشکل امر نہیں کہ یہ تمام مختلف نام بھی اس خدائے واحد کے ہیں۔ **رگ وید** کے ایک منتر میں لکھا ہے وہ اسے اندر متر ورنا اور اگنی کہتے ہیں وہ جو واحد ہے دانا اسے مختلف طور سے پکارتے ہیں

چینیوں کا قدیم مذہب بھی توحید تھا وہ **شنگ ہتی** پر اعتقاد رکھتے تھے اور زمین و آسمان پر اسی کی حکومت کے قائل تھے مگر مرور زمانہ سے اصلیت بگڑ گئی اور شنگتی

کی بجائے تین یعنے آسمان زبان زد عام ہوگیا۔
یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ پرتھوی یعنے زمین جسے ماتا کہتے ہیں وہ اس پیتر کے ساتھ بہت قدیم زمانے میں مخلوط ہوگئی چین والوں میں بھی آسمان کے ساتھ زمین قدیم زمانہ میں ہی ملائی گئی۔

اشیائی موجودات کی پرستش

اسبات سے تعجب معلوم ہوگا کہ بے جان چیزوں کی بھی پرستش ہوتی ہے لیکن وحشی اور نیم شایستہ قومیں بچوں کی سی ہیں جیسے بچے تمام اشیاء کو جاندار خیال کرتے ہیں۔ چھوٹی لڑکی گڑیا سے ایسی بولتی ہے کہ گویا اسمیں جان ہے اگر چھوٹے لڑکے کو کسی چیز سے ٹھیس لگ جائے تو وہ ایسے طور پر اسے سب وشتم کرتا ہے کہ گویا اسی نے وہ ٹھیس لگائی ہے۔ جنوبی امریکہ کے وحشی کو جب کبھی کسی پتھر سے ٹھیس لگ جاتی ہو یا کبھی پتھر سے زخم لگتا ہے تو وہ اس پتھر یا تیر کو کاٹتا ہے۔ قدیم زمانہ میں سورج اور چاند وغیرہ کو جاندار سمجھتے تھے اور انسانوں کی طرح ان میں نر اور مادہ کی تمیز کرتے تھے۔ ہندو یقین کرتے ہیں کہ انسان پتھر یا پودے کی جون میں جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ بدھ نے ایک پرانے جھاڑو کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ وہ پنڈت جو ایوان مجلس کو صاف کرنے میں لاپروا ہے اس جھاڑو کی طرح اسکی پیدایش ہے

آسمان اور آسمانی اجرام

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب انسانوں نے توحید سے قدم باہر دھرنا شروع کیا تو اول اجرام آسمانی کی مع آسمان کے پرستش شروع کی۔
فاضل میکسمولر کہتا ہے وید کے منتروں میں انسان دنیا کی چیستان خود حل کرنے کے لئے چھوڑ گیا ہے۔ وہ آسمان کے شامیانے کی طرف نظر کرتا ہے اور اس کو دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسے کس نے تانا۔ وہ ہوا کو محسوس کرتا ہے اور پوچھتا ہے کہاں سے آتی اور کدھر کو جاتی ہے۔ سورج کی روشنی سے تاریکی اور خواب سے بیدار ہوتا اور اسے جب اسکی آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں اور جو معلوم ہوتا ہے کہ اسنے اسکی زندگی عنایت کرتا ہے تو اسے وہ پکارتا

جان اپنی صحت اپنا مالک اور محافظ کہہ کر پکارتا ہے موجودات کے تمام قواے کو وہ نام دہر لیتا ہے۔
(باقی آیندہ)

مکاتیب دلچسپ

اس عنوان کے تحت میں ہمیشہ یا تو وہ مکتوبات شایع ہوا کرینگے جو امام الزمان حضرت اقدس حضرت مسیح موعود نے مختلف مذاہب کے لیڈروں یا اپنے بعض راسخ الاعتقاد مریدوں کے نام لکھے ہیں اور یا ایسے ہی دلچسپ مراسلات۔ آج ہم مولوی نور احمد ساکن لودی ننگل کی وہ خط وکتابت شایع کرتے ہیں جو انہوں نے شیخ محمد حسین بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنہ سے کی۔ اڈیٹر:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً۔

قدوۃ محققین زمان زبدہ مدققین جہان حضرت مولانا مولوی محمد حسین صاحب زاد وعظوفہم۔
بعد عرض السلام علیکم ورحمۃ اللہ وادائے آداب لائقہ خدمت گرامی مکشوف ضمیر مہر تنویر ہو شوق زیارت روز افزوں۔ نوازشنامہ عز ورود لایا حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ اس سے پہلے ایک سرفرازنامہ بواسطہ کارڈ وصول باران سعید ہوچکا ہے خاکسار بعد ورود مسعود پوسٹ کارڈ کے شہر بٹالہ میں پہنچا تھا۔ افواہ تھی کہ مولوی صاحب شہر امرتسر میں رونق افروز ہیں اسواسطے دولت سرا آپ جانے کی شرف اندوزی حاصل نہ کرسکا۔ اور کچہری میں سے اپنے ضروری کام کو سرانجام دیکر جلدی غریب خانہ کو واپس آیا۔
نوازشنامہ میں جناب نے اس عاجز کو خطاب فرمایا ہے "کہ میں نے سنا ہے کہ تمکو کادیانی کی نسبت کچھ کچھ شبہات پیدا ہو گئے ہیں" (عبارت خط کشیدہ اڈیٹر اشاعۃ السنہ کی ہے اڈیٹر)

فٹ نوٹ۔ مولوی نور احمد صاحب نے یہ خط وکتابت محض احقاق حق اور ابطال باطل کی غرض سے کی تھی اور اسی لئے انہوں نے تہذیب اور متانت کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مولوی نور احمد صاحب ایک معمر عالم ہیں۔ پہلے حضور مقدس کے مخالف تھے بلکہ ایک رسالہ بھی لکھا مگر بعد میں تائید الٰہی نے رہبری کی چونکہ نفسانیت نہ تھی زمرہ موافقین میں شامل ہوگئے۔ (اڈیٹر)

بجواب اسکے عرض پرداز ہے کہ یہ عاجز جس حال میں امام اعظم رحمہ اللہ جیسے امام کا مقلد نہیں تو مرزا جی کے خیالات پر کیونکر کاربند ہوسکتا ہے۔ حضرت من یہ عاجز بجز ذات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسیکا مقلد ہرگز ہرگز نہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ خاکسار مولوی غلام علی صاحب مرحوم کا شاگرد ہے۔ انکی اکثر محققانہ خیالوں کی پیروی ضروری جانتا ہوں ان کا مقولہ ہے

بجان نفور زاہل مذاہب شتے — کہ غرق بحر ضلالت حرق نار ہوا
حنیف مسلم از ہر طریق ہمچو خلیل — مطیع ظاہر قرآن صحیح سنن ہدا
نہ شافعی و حنفی نہ مالکی مذہب — نہ نقشبندی و چشتی و نے کذا و کذا
ملقبم بمسلمان ودین من اسلام — امام و مرشد من بس بود رسول ورا
محمد عربی ہاشمی ومطلبی — کسیکہ خاک رہش نیست شد بمیا دنیا

اس عاجز کا عقیدہ اشعار مرقومہ بالا کے مطابق ہے صوفیہ کے اعمال اشغال کو جوگیہ اور براہمہ کے طریق اور اعمال اشغال کے مطابق جانتا ہوں اور کم سے کم انکو بدعت سیئہ کے برابر شمار کرتا ہوں۔
الغرض یہ عاجز مرزا صاحب اور انکے ہم خیالوں کا مقلد ہرگز ہرگز نہیں ہے چنانچہ میرا اشتہار اور رسالہ تحقیق الکلام جو بمقابلہ ان کے شایع کیا گیا ہے وہ شاہد عیان ہیں۔
ہاں اتنی بات ہی ضرور ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے ہم خیالوں کی نسبت تکفیر میں مجھہ کو شروع سے تردد ہے جسکے وجوہ ذیل میں درج ہیں۔
(۱) احادیث ذیل مجھکو تکفیر سے روکتی ہے اولاً یہ حدیث امرت ان اقاتل الناس حتے یشہدوا ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ فاذا فعلوا ذالک عصموا منی دماءہم واموالہم الا بحق الاسلام وحسابہم علی اللہ اور حدیث بنی الاسلام علی خمس الحج اور حدیث من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ
اور حدیث ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل الحدیث اور یہ آیت ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مومنا بلحاظ شان نزول کے اور قصہ حضرت اسامہ بن زید کا۔ یہ سب نصوص اس امر کو ثابت کرتی ہیں کہ ایسے عقاید شرعیہ حج زکوۃ وغیرہ اس سے

رکھنے والیکو اوران اعمال کے (جوارکان شریعت ہین) بجالانے والیکو کافر کہنا چاہئے۔

(۲) نہایت مانی الباب مرزا صاحب کی کلام مین بعض امور جو بظاہر خلاف شریعت معلوم ہوتے ہین او قسم تاویل ہون گے اور کفر تاویل پر کوی دلیل شرعی قایم نہین ہوئی۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے اپنی تصانیف مین اس امر کو محقق کیا ہے کما قال فی حظیرۃ القدس۔ وبناءً علیہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہا جاتا۔ بہتر فرقہ اہل اسلام کو جو بعد ہا مسایل حدیثیہ سے مثل عذاب قبر منکر نکیر حشر اجساد۔ وزن اعمال۔ پلصراط مسئلہ شفاعت صلحاء مسئلہ دیدار الہی وغیرہ سے انکار کرے بطور تاویل ہین محققین کے نزدیک ان کو کافر نہین کہا جاتا کما قال الشوکانی فی نیل الاوطار۔

(۳) اس قسم کی تاویلات حضرات صوفیہ بلکہ علماء مکفرین کے کلام مین بھی پائی جاتی ہین جیسے وقایع برزخیہ کے تاویل از قسم اختلاف اصلاح میت وحیات وعقارب جو کافرون پر مسلط کئے جاتے ہین مکفرین بھی انکا مشاہدہ ومحسوس ہونا بحاسہ بصر نہین مانتے جو علی الاطلاق مضمون ومفہوم حدیث کا ہے برخلاف اس مفہوم کے جو کچھ ہے وہ تاویل ہے۔

(۴) حضرات صوفیہ کے کلام مین بہت سی باتین بظاہر خلاف شریعت ہوا کرتی ہین مثلاً مسئلہ وحدۃ وجود کہ اکثر کبراے صوفیہ اسکے معتقد ہین مگر اس سبب سے کسی نے انپر فتوے کفر نہین دیا اور اگر کسی بے خبر نے دیا ہے تو اس نے اُس سے رجوع کیا ہے جیسے علامہ شوکانی نے بعد از چہل سال کامل شیخ اکبر کی تکفیر سے رجوع فرمایا۔ اور اگر اُس نے رجوع نہین کیا تو اُس فتوے کفر دینے والے کا ازان بعد خطا ظاہر وثابت ہوگیا ہے۔ جیسے شیخ اکبر اور حضرت بایزید بسطامی رح کے مکفرین کا خطاء۔

(۵) برگزیدہ اولیاء متاخرین شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم کا ایک الہام عجیب ہے جو سر سید احمد خان صاحب نے اپنے پرچہ تہذیب مین مطبوع کرایا تھا جسپر کسی نے شاہ صاحب مرحوم کو کافر نہین کہا

(۶) جملہ شعب ایمانیہ کو ایمان سے یکسان نسبت نہین مثلاً اماطہ اذای عن الطریق کو ایمان سے وہ نسبت نہین جو کلمہ طیبہ اور نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ اس جیسے انبیات کو ہے مرزا صاحب کے اختلافات قسم دوم سے نہین ہین اور قسم اول کی نسبت اگر کفر کا فتوی دیا جاوے تو ایک خار دار شاخ جو مرد مسلمان رہ سکتے سے دور تر کرے اسکو کفر کا فتوے دینا چاہئے۔ مسایل نزول مسیح وقایع دجال وغیرہ کو بھی ایمان سے کچھ ایسے قریب بلکہ اس سے کم نسبت معلوم ہوتی ہے پس یہ کفر کا نقاضہ کیون سمجھا جاتا ہے۔

(۷) عملی کفر اور کفر دون کفر جو اکثر اشخاص مین پایا جاتا ہے جیسے تارک الصلوۃ اور آکل ربو اور شارب خمر وغیرہم کا کفر اسکی نسبت کیون ایسا تشدد نہین کیا جاتا جو نہایت پر ضرور ہے خلاف اسکے ایک شخص داعی الی الکتاب ساعی فی الاسلام کی حقین کیون سرگرمی تکفیر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مکفرین کی کوئی غرض صحیح شرعی نہین ورنہ مثلاً زید تارک الصلوۃ اور عمر آکل ربو اور بکر شارب خمر خاص اشخاص کی بابت بھی ایک رسالہ متضمن نقول فتاوے کفر آن کیطرف منسوب کرنا چاہئے تھا۔

(۸) یہ جرح تکفیر متعلق عقیدہ نہین ایک جم غفیر ایسا ہین خلاف رکھتا ہے جو علم اور فضل کے رو سے مکفرین سے کم درجہ نہین۔ ایسا جرح قابل پذیرائی نہین ہو سکتا ورنہ شاہ اسمعیل شہید بلکہ کل گروہ پر شکوہ اہل حدیث کو جب فتوی ہر چہار مذہب والون کے کافر تسلیم کرنا پڑیگا۔ بلکہ کل علماء ہندوستان کو جن پر امام فن مناظرہ اہل کتاب نے بطفیل مولوی عبد الحق صاحب حقانی مصنف تفسیر حقانی کفر کا فتوی دیا ہے کافر کہنا چاہئے نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ

(۹) اشاعۃ السنۃ مرزا صاحب کا ملہم ہونا بڑی زور وشور سے تسلیم کرا چکی ہے پس اگر اسکی پہلی حمایت کی بناء کسی غرض پر تھی تو کیونکر تسلیم کیا جاوے کہ اب کے بے حمایتی اُس کی کسی غرض پر مبنی نہین۔ اور اگر پہلے حمایت بغرض خدا نہ تھی تو دوسری دفعہ اسکا انکار قابل پذیرائی اور تسلیم نہین۔

خاکسار نور احمد طبیب از مقام لودی ننگل
علاقہ ننگلڑہ تحصیل بٹالہ
ضلع گورداسپور

فٹ نوٹ۔ یہ خط وکتابت اسوقت کی ہے جب مولوی نور احمد صاحب مرزا صاحب کے برخلاف تھے۔
اڈیٹر

کالم استفتا

اس کالم مین خصوصاً وہ استفتا درج ہوا کرینگے جو متعلق مسایل دینی ہونگے مگر عام استفتا بھی حسب گنجایش شایع کر دیئے جایا کرینگے۔ اڈیٹر

سوالات حل طلب

(۱) نمرود کہان کا بادشاہ تھا عام عربی زبان اور اہل اسلام مین جو مذکور ہے تاریخ کی کتابون مین اسکا پتہ نہیں چلتا۔ کیا اسکا کوئی اور نام ہے موسیٰ علیہ السلام سے پیشتر گزرا ہے؟

(۲) شداد کون تھا؟ کہان کا حکمران؟ اصلی نام؟ تفصیلی طور پہ پتہ کتب سیر کے حوالے ہو۔

(۳) سلیمان علیہ السلام کی بابت جو مشہور ہے کہ وہ کل دنیا کے بادشاہ تھے اور ایران تاتار۔ کوئٹہ کشمیر وغیرہ مین ان کی یادگارین تخت سلیمان۔ کوہ سلیمان۔ پری محل وغیرہ موجود ہین شاہنامہ کا مصنف ان کا ذکر کیون نہین کرتا عربی زبان کے سوا انکا کیا نام ہے؟

(۴) شہر بابل کس نے بسایا تھا۔ ہوشنگ کون تھا جس کو مہلائیل کہتے ہیں۔

(۵) سادات کو جو فضیلت اور بزرگی حاصل ہے کب سے اور کیون ہے؟ قرآن مین تو ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ہے

(ا) اگر آن حضرت صلعم کیوجہ سے ہے کہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے نور العین سید کہلائے تو آنحضرت صلعم کی دوسری صاحبزادیون کی اولاد بھی سید ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیاہی گئین۔

(ب) اگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باعث ہے تو انکی اور اولاد دوسری بیویون کے بطن سے ہے جو علوی کہلاتے ہین۔

(ج) اگر ہاشمی نسب کے باعث ہے یعنے حضرت علی اور حضرت فاطمہ دونو ہاشمی تھے تو یہ بزرگی بنو ہاشم کی ہوئی۔

(د) اگر نسب پدری کا لحاظ ہے تو کل اولاد حضرت علی کی سید ہونی چاہئے۔

(ہ) اگر نسب مادری ہے تو حضرت امام حسین علیہ السلام کی بیوی اولاد کسری نیز اور تھی ہاشمی نسب نہ ہوا اور ان پر بھی خاتمہ ہوا اسکے کہا ہو جیسا المکرم مولوی سید اکبر علی اور حضرت [illegible]

نور الدین صاحب اپنی نادر تحقیقات متعلقہ سوالات بالا سے مستفسر کو خصوصاً اور عام ناظرین کو عموماً مشکور فرماوینگے -

راقم
خاکسار فیض احمد رکیسی نمبر ۲ ضلع جہلم

مہدی آخر الزمان

اور

ہم اور ہمارے مخالف مسلمان

قابل توجہ گورنمنٹ

نمبر اول

مندرجہ بالا نام اسلامی دنیا میں ایک خاص نظر سے دیکھا جاتا ہے اور کچھ عرصہ سے خصوصاً سوڈان وغیرہ بلاد میں مہدی آخر الزمان کا چرچا ہے - فی الحقیقت ایسے آثار اور سماوی نشانات بھی دیکھے گئے ہیں جو کچھ اوپر ہزار سال پیشتر مہدی کی پیشگوئیوں کے متعلق بیان کئے گئے ہیں اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو قریباً تین چار سال کا عرصہ گذرا ہے اس قسم کی خبریں ہمارے کانوں تک پہنچی تہیں کہ حجاز اور بعض دیگر سید ہی سادی اقوام نے مہدی آخر الزمان کے خروج کا زمانہ سمجھ کر اپنے زنگ آلود ہتیار صاف کرنے شروع کر دیئے تہے - قطع نظر ان باتوں کہ مہدی آخر الزمان کا نام پولٹیکل دنیا میں ایک مہیب اور خونخوار دکہائی دیتا ہے (جو در اصل ایسا نہیں ہے) اسلئے ہمنے مسئلہ مہدی پر مفصل مضامین لکھنے کا ارادہ کیا ہے -

ہمارے ان مضامین میں مسئلہ مہدی کی خوب چہان بین کی جائے گی اور مدلل طور پر دکہایا جائیگا کہ در اصل جس **مہدی آخر الزمان** کے آنے کی خبر ہے وہ آچکا - اور وہ **صلح** اور **سلامتی** کو دنیا میں پہیلانے کے لئے آیا ہے نہ تلوار چلانے اور ملک گیری کے خیال سے - ہم نہایت ہی معقول طور پر ثابت کر دکہائینگے کہ ہمارے بعض مسلمان جو اپنی کوتہ اندیشی اور کمی تدبر کی وجہ سے کسی **ملک** **ستم** کے خونخوار مہدی کے منتظر ہیں سراسر غلطی پر ہیں - ہمارے اس مضمون کو شاید بعض کم فہم مسلمان اس بات پر محمول کریں کہ گورنمنٹ کو ہمارے خلاف بہڑکانے کی خاطر سے لکہا گیا ہے - اگر وہ ایسا خیال کریں تو ان کی سراسر نادانی اور کمزوری ہے - بلکہ اس مضمون کے لکہنے سے ہماری **علت غائی** اور خاص مقصد یہ ہے کہ ان خیالات کو جو ایسے موقعہ پر عموماً پیدا ہو جاتے ہیں دور کریں - اور **گورنمنٹ** پر اچھی طرح سے واضح کر دیں کہ **مسلمان** ہرگز ہرگز ایسے **خونی** مہدی کے منتظر نہیں ہیں اور نہ اسلام کی کتابوں میں اسکا کہیں پتہ ہے - اور مسلمانوں سے ہمیشہ وفاداری اور فرمان پذیری کی امید کامل ہے ہاں اگر کوئی شخص ہمارے یہ مضامین پڑہکر بہی خونی مہدی کا منتظر رہیگا تو کامل یقین ہے ہم گورنمنٹ کو اسکے تدارک پر توجہ دلائینگے اور ہم اپنے پاک کانشنس سے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ایسے آدمیوں کا وجود بیشک خطرناک ہے اور ان میں سچی اطاعت اور وفاداری کا جوش نہیں ہے - اس لئے ہم اپنے مخالف مسلمانوں سے صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ جبتک وہ ہمارے کل مضامین کو جو اس سلسلہ میں شائع ہوں گے **نہ پڑہ لیں** کسی قسم کی **رائے زنی** نہ کریں -

یہ امر کسی مزید تحقیقات یا دلیل کا محتاج نہیں ہے کہ جب کسی بزرگ اور دلیر مسلمان نے اپنے مہدی آخر الزمان ہونیکا دعوے کیا ہے اس بات کا ہمیشہ شبہ پیدا ہوتا رہا ہے کہ مبادا مسلمان لوگ اب فتنہ و فساد پر آمادہ ہوں اور دنیا میں شورش برپا کریں اور یہی وجہ ہے کہ ایسے مواقع پر ہمیشہ عظیم الشان **سلطنتیں** حتے المقدور بہت جلد ایسے خیالات کو قلع قمع کرنے کی فکر میں رہی ہیں اور مدعی مہدیوں کے نابود کرنے اور اس جرثومے ہٹرے سے جہان کو محفوظ رکہنے میں ساعی رہی ہیں جو **جہلا** اور **کوتہ اندیش** لوگوں میں متعدی امراض کی طرح پہیل جاتا ہے - ان تمام امور کو زیر نظر رکہکر کہ خروج مہدی کی خبر جاپر مسلمانوں کی حالت کو خطرناک تصور نہ کیا جاوے ہمنے مناسب سمجہا ہے کہ اس مبارک اسلامی پیشین گوئی کی اصلیت کو پولٹیکل لحاظ سے عوام کے سامنے کہول کر بیان کر دیا جاوے -

مہدی کا مسئلہ اس قدر وسیع ہے اور اسکے متعلق احادیث کا سلسلہ اسقدر طویل ہے کہ ایک دو اخباری کالموں میں اس کے ہر ایک حصہ پر بحث کرنا بہت ہی مشکل ہے مگر تاہم ہم حتی الوسع اس مسئلہ کو پورے طور پر صاف کرنیکا ارادہ رکہتے ہیں -

علماء اہل اسلام نے مہدی آخر الزمان کی بشارت کو مختلف صورتوں میں بیان کیا ہے بعض تے تو اس مسئلہ کے سخت دشمن ہیں اور سرے سے انکار ہی کیا ہے کہ حضور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی مہدی کی بشارت ہی نہیں دی اور ان تمام احادیث کو جو مہدی کے بارہ میں ہیں **حصول خلافت** کا بہانہ اور بالکل وضعی قرار دیا ہے - بعض نے گو بالکل انکار نہیں کیا لیکن اسکا مدار بالکل کمزور اور ضعیف روایتوں پر رکہا ہے - اور بعض نے اس بشارت کو صحیح اور یقینی مانا ہے اور وہ معترف ہیں کہ مہدی کے بارہ میں نبوی پیشینگوئی ضرور ہوئی ہے -

علماء کے یہ تین گروہ مہدی آخر الزمان کی بشارت کے متعلق ہیں - اسکو ہم یہیں چہوڑکر ہر ایک پہلو پر ایک غایر نظر کرتے ہیں - اسمیں کسی کو کلام نہیں کہ تمام اہل اسلام بالاتفاق ایک آیندہ مہدی کا انتظار ضرور کر رہے ہیں ہر ایک مسلمان خواہ وہ کسی حصہ ملک میں رہتا ہو اور خواہ کیسی ہی مختلف سوسائیٹی کا ممبر کیوں نہ ہو مگر ایک مرتبہ اسکے کان میں یہ آواز ضرور پہنچ چکی ہے کہ اخیر زمانہ میں ضرور پیدا ہونگے اور ان سے پہر اسلام کا غلبہ ہو جائیگا - پس یہ امر ماننا پڑے گا کہ اہل اسلام ایسی معقول اور زندہ قوم میں اس قسم کا خیال عام ہونا کبہی بہی بلا وجہ اور فضول نہیں ضرور ہے کہ اسکی تہ میں کچھ نہ کچھ اصلیت ضرور ہو -

جو لوگ بشارت مہدی کے سرے سے منکر ہیں انہوں نے مہدی والی حدیث پر ایک وسیع اور مبسوط بحث کی ہے ہر ایک روایت کے مضمون اور اسکے راوی کی کیفیت پر ایک روشنی ڈالی ہے اور اسوقت کی تمام پولٹیکل حالتوں کا خاکہ کہینچکر ثابت کیا ہے کہ کس کس موقع پر بضرورت پالیسی احادیث کی تراش عمل میں آئی -

مثلاً ایک حدیث **ابو داؤد** میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے درج ہے جسمیں مندرجہ ذیل الفاظ قابل غور ہیں :-

ایک شخص مدینہ سے مکہ کیطرف آئیگا رکن اور مقام کے درمیان لوگ اسکی بیعت کرینگے پہلی دفعہ جو لشکر شام سے آئیگا بغیر فتح کے واپس چلا جائیگا یعنی "یخسف بہم البیداء بین المکۃ والمدینہ" خسف بہ مراد واپس چلا جانا -

اس حدیث کے تمام واقعات بعینہ عبد اللہ بن زبیر کے واقع سے ملتے جلتے ہیں - عبد اللہ بن زبیر کا مدینہ سے مکہ کو جانا اور رکن اور مقام میں عبد اللہ بن زبیر سے

لوگون کا بیعت کرنا مکہ اور مدینہ کے درمیان جو جگہ بیدا ہے وہان سو لشکر یزید کا جو شام سے آیا تھا دہس ہونا یہ سب واقعات اس بات کی کافی شہادت ہین - مگر یاد رہے کہ کہ اس حدیث مین کہین بھی مہدی کا لفظ نہین آیا۔ اسی طرح بہت سی احادیث اسی پولیٹکل شور و شر کے زمانہ کی اختراع ہین -

اسوقت جو حالت اقوام کی تھی اور جس طرح پر اندرون حصول خلافت کیلئے جائز و ناجائز مساعی کی جا رہی تہین وہ تاریخ بتلاتی ہے اور اُن پر نظر کرنے سے یہ شبہات اور بھی ترقی کر جاتے ہین مثلاً بنو عباس اور بنو فاطمہ ایک دوسرے کے بالمقابل حصول خلافت کی تدابیر مین مصروف تھے - بنو عباس نے جب خراسان مین قیام خلافت کا ارادہ کیا تو بنو فاطمہ نے بھی خراسان مین اپنی خلافت قائم کرنے کا عزم کیا - قطع نظر اس کے بنو امیہ کا اس زمانہ مین سخت زور تھا عبداللہ بن زبیر کیطرفدار بنو امیہ کو ہٹا کر عبداللہ بن زبیر کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے اور اس پر اہل اسلام کے چار فرقے بن گئے تھے اول وہ جو بنو امیہ کے طرفدار تھے دوسرے عبداللہ بن زبیر کے تیسرے بنو عباس کے چوتھے بنو فاطمہ کے -

(باقی دوسرے نمبر مین)

ہمارا انجام کیا ہوگا

از عالیجناب سیدنا و امامنا مسیح الزمان سلمہ الرحمٰن

بجز خدا کے انجام کون بتلا سکتا ہے اور بجز اُس غیب دان کے آخری دنون کی کس کو خبر ہے - دشمن کہتا ہے کہ بہتر ہو کہ یہ شخص ذلت کیساتھ ہلاک ہو جاوے اور حاسد کی تمنا ہے کہ اسپر کوئی ایسا عذاب پڑے کہ اسکا کچھہ بھی باقی نہ رہے لیکن یہ سب لوگ اندھے ہین اور عنقریب ہے کہ ان کے بدخیالات اور بد ارادے انہین پر پڑین - اسمین شک نہین کہ مفتری بہت جلد تباہ ہو جاتا ہے اور جو شخص کہے کہ مین خدا تعالیٰ کیطرف سے ہون اور اسکے الہام اور کلام سے مشرف ہون حالانکہ وہ نہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ اسکے الہام اور کلام سے مشرف ہو وہ بہت بُری موت سے مرتا ہے اور اسکا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے لیکن جو صادق اور اسکی طرف سے ہین وہ مر کر بھی زندہ ہو جایا کرتے ہین - کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل کا ہاتھ اُنپر ہوتا ہے اور سچائی کی روح اُن کے اندر ہوتی ہے اگر وہ آزمائشون سے کچلے جائین اور پیسے جائین اور خاک کے ساتھ ملائے جائین اور چارون طرفون سے اُن پر لعن و طعن کی بارشین ہون اور اُن کے تباہ کرنے کے لئے سارا زمانہ منصوبے کرے تب بھی وہ ہلاک نہین ہوتے - کیون نہین ہوتے ؟ اس سچے پیوند کی برکت سے جو اُن کو محبوب حقیقی کے ساتھ ہوتا ہے خدا اُن پر سب سے زیادہ مصیبتین نازل کرتا ہے مگر اسلئے نہین کہ تباہ ہو جاوین بلکہ اسلئے کہ تا زیادہ سے زیادہ پہل اور پہول مین ترقی کرین ہر یک جوہر قابل کے لئے یہی قانون قدرت ہے کہ اول صدمات کا تختہ مشق ہوتا ہے مثلاً اس زمین کو جب کسان کئی مہینہ تک اپنی قلبہ رانی کا تختہ مشق رکھتا ہے اور ہل چلانے سے اسکا جگر پہاڑتا رہتا ہے یہان تک کہ وہ زمین جو پتھر کی طرح سخت اور درشت معلوم ہوتی تھی سرمہ کی طرح پس جاتی ہے اور ہوا اسکو ادھر اُدھر اُڑاتی ہے اور پریشان کرتی رہتی ہے اور وہ بہت ہی خستہ شکستہ اور کمزور معلوم ہوتی ہے - اور ایک انجان سمجھتا ہے کہ کسان نے چنگی بھلی زمین کو خراب کر دیا اور بیٹھنے اور لیٹنے کے لایق نہ رہی - لیکن اس دانا کسان کا فعل عبث نہین ہوتا - وہ خوب جانتا ہے کہ اس زمین کا اعلیٰ جوہر بجز اس درجہ کے کوفت کے نمودار نہین ہو سکتا - اسی طرح کسان اس زمین مین بہت عمدہ قسم کے دانے تخم ریزی کے وقت بکھیر دیتا ہے اور وہ دانے خاک مین ملکر اپنی شکل اور حالت مین قریب قریب مٹی کے ہو جاتے ہین اور اُن کا وہ رنگ و روپ سب جاتا رہتا ہے - لیکن وہ دانا کسان اسلئے انکو مٹی مین پھینکتا ہے کہ وہ اسکی نظر مین ذلیل ہین - نہین بلکہ دانے اسکی نظر مین نہایت ہی بیش قیمت ہین بلکہ وہ اسلئے اُن کو مٹی مین پہینکتا ہے کہ تا ایک ایک دانہ ہزار ہزار دانہ ہو کر نکلے اور وہ بڑہین اور پہولین اور اُن مین برکت پیدا ہو اور خدا کے بندون کو نفع پہونچے -

پس اسیطرح وہ حقیقی کسان کبھی اپنے خاص بندون کو مٹی مین پہینک دیتا ہے اور لوگ اُن کے اوپر چلتے ہین اور پیرون کے نیچے کچلتے ہین اور ہر ایک طرح سے اُن کی ذلت ظاہر ہوتی ہے - تب تہوڑے دنون کے بعد وہ دانے سبزہ کی شکل پر ہو کر نکلتے ہین اور ایک عجیب رنگ اور شکل اُن کے ساتھ نمودار ہوتے ہین جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے -

یہی قدیم سے برگزیدہ لوگون کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطہ عظیمہ مین ڈالے جاتے ہین لیکن غرق کرنے کے لئے نہین بلکہ اس لئے کہ تا ان موتیون کے وارث ہون کہ جو دریائے وحدت کے نیچے ہین اور وہ آگ مین ڈالے جاتے ہین لیکن اسلئے نہین کہ جلائے جائین بلکہ اس لئے کہ تا خدا تعالیٰ کی قدرتین ظاہر ہون - اور اُن سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور لعنت کی جاتی ہے اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے ہین اور دکھہ دئے جاتے ہین - اور طرح طرح کی بولیان اُنکی نسبت بولی جاتی ہین اور بدظنیان بڑہ جاتی ہین یہان تک کہ بہتون کے خیال و گمان مین بھی نہین ہوتا کہ وہ سچے ہین بلکہ جو شخص اُنکو دکھہ دیتا اور لعنتین بہیجتا ہے وہ اپنے دل مین خیال کرتا ہے کہ بہت ہی ثواب کا کام کر رہا ہے پس ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہتا ہے اور اگر اس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضا سے کچھہ قبض طاری ہو تو خدا تعالیٰ اُسکو ان الفاظ سے تسلی دیتا ہے کہ صبر کر جیسا کہ پہلون نے صبر کیا اور فرماتا ہے کہ - مین تیرے ساتھ ہون سنتا ہون اور دیکھتا ہون پس وہ صبر کرتا رہتا ہے یہان تک کہ امر مقدر اپنے مدت مقررہ تک پہنچ جاتا ہے - تب غیرت الٰہی اُس غریب کے لئے جوش مارتی ہے اور ایک ہی تجلی مین اعدا کو پاش پاش کر دیتی ہے - سو اول نوبت دشمنون کی ہوتی ہے اور اخیر مین اسکی نوبت آتی ہے -

اسیطرح خداوند کریم نے بارہا مجھے سمجھایا کہ ہنسی ہو گی اور ٹھٹھا ہو گا اور لعنتین کرین گے اور بہت ستائین گے - لیکن آخر نصرت الٰہی تیرے شامل ہو گی اور خدا دشمنون کو مغلوب اور شرمندہ کرے گا - چنانچہ براہین احمدیہ مین بھی بہت سا حصہ الہامات کا انہین پیشگوئیون کو بتلا رہا ہے اور مکاشفات بھی یہی بتلا رہے ہین - چنانچہ ایک کشف مین مینے دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اور وہ کہتا ہے کہ لوگ پہرتے جاتے ہین - تب مینے اسکو کہا کہ تم کہان سے آئے تو اس نے عربی زبان مین جواب دیا اور کہا کہ جئت من حضرة الوتر یعنے مین اسکی طرف سے آیا ہون جو اکیلا ہے تب مین اسکو ایک طرف خلوت مین لیگیا اور مینے کہا کہ لوگ پہرتے جاتے ہین مگر کیا تم بھی پہر گئے تو اس نے کہا کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہین - تب مین اس حالت سے منتقل ہو گیا - لیکن یہ سب

امور روحانی ہین اور جو خاتمہ امر پر مقرر ہو چکا ہے وہ یہی ہے کہ ہمارے کے الہامات اور مکاشفات سے جو ہزارہا تک پہنچ گئے ہین اور آفتاب کیطرح روشن ہین خدا تعالی نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخر کار تجھے فتح دونگا اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دونگا اور تجھے غلبہ ہو گا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفون پر غالب رہیگی اور فرمایا کہ میں زور آور حملون سے تیری سچائی ظاہر کر دونگا اور یاد رہے کہ یہ الہامات اس واسطے نہین لکھے گئے کہ ابھی کوئی انکو قبول کر لے بلکہ اسواسطے کہ ہر ایک چیز کے لئے ایک موسم اور وقت ہے پس جب ان الہامات کے ظہور کا وقت آئیگا - اسوقت یہ تحریر مستعد دلون کے لئے زیادہ تر ایمان اور تسلی اور یقین کا موجب ہو گی - والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خدا مولویون کیحالت پر رحم کرے

مولوی احمد اللہ صاحب کا ایک کارنامہ

قابل توجہ اہل اسلام

ہمکو مولوی احمد اللہ صاحب میونسپل کمشنر امرتسر کے متعلق کئی مرتبہ مختلف اخبارات مین لکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور اسی وجہ سے مولوی صاحب کو ہمپر سخت غصہ ہے چنانچہ ایک مرتبہ مولوی ثنا احمد صاحب لودی ننگل سے گفتگو کرنیکا وعدہ کیا ہم بھی حسب الطلب مولوی صاحب مذکور مکان پر پہنچے تو مولوی احمد اللہ صاحب نے لال پیلے ہوکر ہماری موجودگی پر اعتراض کیا اور خدا جانے ان کے ولپر کیا رعب چھایا کہ اسی پر اصرار کرنے لگے کہ اوڈیٹر الحکم وہان نہ رہے ان کے بعض چیلے چانٹے مولوی صاحب کی خاطر سے ہمکو معافی مانگنے کی ترغیب دیتے تھے مگر ہم بلاقصور کیون معافی مانگتے - غرض ہمنے یہ سمجھہ کر کہ تضیع اوقات اچھا نہین واپس چلے آئے مولوی صاحب ابتدا مین حضرت اقدس امام الزمان مرزا غلام احمد صاحب کی موافقت مین تقریرین کرتے تھے - اور اسی وجہ سے آپ کو غزنوی جماعت نے اپنی مسجد کی امامت سے علیحدہ کر دیا - اب پھر اپنا سکہ بٹھانے کو آپنے مخالفت شروع کی ہے - اس مخالفت سے مولوی صاحب کی بیل منڈھے چڑھتی نظر نہین آتی البتہ اپنی جا بدہی احکم الحاکمین

کے لئے آپنے اچھا دفتر بنا لیں گے -

چند روز ہوئے میان نبی بخش نے اپنا مال مسروقہ کے پانے کی خوشی مین دعوت کی اور احباب اور دوستون کے اصرار پر مولوی صاحب کو بھی بلا لیا گیا - السلام علیکم کا جواب بلا رد اور آپنے فتوی دیا کہ جبتک نبی بخش مرزا صاحب کے عقاید سے توبہ نہ کرے اس کے گھر کا کھانا حرام ہے اور نبی بخش سے مردون کے جلانے کے معجزات مسیح پر گفتگو شروع کر دی جب آپ جواب سے لاجواب ہو گئے تو نبی بخش کے منہ پر تھپڑ کھینچ مارا - شاباش! این کار از تو آید و مردان چنین کنند یہ ہے ہمارے اسلامی پیشوا - جو اپنے نمونہ سے لوگون مین اسلام کی تعلیم پھیلانا چاہتے ہین - میان نبی بخش نے بقول سیدنا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرا پھیر دیا اور صبر استقلال سے خاموش ہوکر منتقم حقیقی کے سپرد کر کے چلا آیا - کیا اہل اسلام اب بھی توجہ نہ کرینگے اب بھی بیدار ہو کر نہ دیکھین گے کہ مصیبتون کی تیرہ و تار رات ختم ہو کر راحتون کی زرنگار صبح کی شعاعین مشرق سے آرہی ہین کیا وہ ایسے لوگون کی ذات سے امید کرتے ہین کہ اسلام کو تقویت ہو گی - ہم مولوی احمد صاحب کے لئے دعا کرتے ہین کہ خدا ان پر رحم کرے آمین ۔۔

لوکل معاملات پر ایک نظر

اہلو و الیہ گزٹ نے زمانہ کی ہوا کا رخ پہچان لیا اور اپنی اغراض کی تکمیل کے لئے اب چاندی کے رخ پر پہنچا لہجہ مین بحث شروع کر رکھی ہے اور سٹے پر خوب لے دے ہو رہی ہے - اچھا ہے اگر وہ اسی روش کو اپنے لئے مفید سمجھے مگر ہم کو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پچھلے نمبر مین اوس نے ایک ایسے شریف النفس اور معزز تاجر پر جا لاکی حملہ کیا ہے جو اسکو مناسب نہ تھا جسکو ہم وضاحت سے اگلے اشو مین صاف کر دینگے -

ہمارے مخدوم مسٹر ای نکل سی آئی - ای سکرٹری میونسپل کمیٹی امرتسر جو بغرض تبدیل آب ہوا ڈلہوزی تشریف لیگئے ہوئے تھے عنقریب مع الخیر تشریف لانیوالے ہین صاحب موصوف کے دشمنون کی طبیعت پہلے دو ماہ مین ناساز رہی ہے مگر ہزارہا دعا گوؤن کی دعا کا ثمرہ اچھا ملا اور صاحب موصوف اب بفضلہ بالکل تندرست ہین گو کسیقدر ضعف اور نقاہت کی شکایت ہے جو سچ پوچھو تو امرتسر بغیر اُن کے رونق نہیں - آپکا باوجود وجود اور مخیر فیاضی ہزارہا بندگان خدا کی پرورش کا بڑا بھاری ذریعہ ہے - اور اسلئے خدا تعالی ہر قسم کی ارضی اور سماوی آفات اور بلیات سے آپ کو محفوظ اور مصئون رکھے +

امرتسر آنریری بنچ میں خالی عہدے

امرتسر اور آنریری بنچ میں ایک مسلمانوں کے لئے اور دوسرا اہل ہنود کے لئے دو عہدے خالی ہین جن کے پر ہونے کی ضرورت اور اشد ضرورت ہے - اور دونو قومون کی آنکھین ان عہدون پر لگی ہوئی ہیں - ہم اگلے ہفتہ اس پر اپنی رائے ظاہر کر دینگے کہ اہل اسلام میں سے کون اور اہل ہنود میں سے کون ان خالی عہدون کے لئے موزون اور مناسب ہیں - فی الحال اتنا عام واقفیت کے لئے لکھدیتے ہین کہ اہل اسلام میں سے مندرجہ ذیل اشخاص کو خالی عہدون کے پر کرنے کے لئے پیش کیا جا سکتا ہے

(۱) خواجہ غلام صادق صاحب بی. اے بیرسٹر ایٹ لا
(۲) شیخ محمد شاہ صاحب پلیڈر
(۳) میان فیروز الدین صاحب میونسپل کمشنر

لیکن ہم اگلے ہی اشو مین بتلائیں گے کہ ان میں سے کون شخص اس عہدے کے لئے مسلمانون کی آرزو کو پورا کرنے کے قابل ہے - اور کون زیادہ مستحق ہے -

علی ہذا القیاس اہل ہنود مین سے مندرجہ ذیل اصحاب ہیں جن کے نام لئے جا سکتے ہین

(۱) لالہ منسا رام میونسپل کمشنر
(۲) لالہ سائیں داس رئیس اعظم
(۳) لالہ سنہو لال صاحب میونسپل کمشنر
(۴) لالہ شادی رام گھی والہ میونسپل کمشنر
(۵) پنڈت مولراج بیرسٹر ایٹ لا
(۶) ڈاکٹر رام کشن صاحب پرائیوٹ پرکٹیشنر

لیکن یہ فیصلہ کہ فی الحقیقت کون زیادہ قابل اور مستحق ہے اور کیون ہے ہم کسی دوسری اشاعت مین کرینگے -

امام الوقت کے تازہ کارنامے

حضور مقدس حضرت حجۃ اللہ امام الوقت سید نا مسیح الزمان سلمہ الرحمان نے حال مین دو اشتہار شایع کئے ہین جنمین سے ایک ۱۶ صفحہ پر ہے اور ایک ہم کسی دوسری جگہ شایع کرتے ہین - یہ اشتہار جو ۱۶ صفحہ پر شایع کیا گیا ہے اسکا لب لباب اور خلاصہ مندرجہ ذیل امر ہین -

اولاً - جو مقدمہ سیدنا مرزا صاحب کے خلاف ڈاکٹر کلارک نے دائر کیا تھا - وہ کپتان ڈگلس صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی معدلت گستری اور نصفت شعاری سے خارج ہوگیا ہے - جسنے کپتان صاحب کی بے رو رعایت پولیسی اور ہر دلعزیزی کو ازحد بڑھا دیا ہے - اور جس کے لئے ہماری ساری جماعت صاحب ممدوح کی نہایت شکرگذار ہے اور ایسا ہی صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس گورداسپور کپتان لیمارچنڈ صاحب جنہون نے اپنی پاک کانشنس سے نہایت پاک اصل راز کو کہولنے مین مدد دی - ہم ضلع گورداسپور کی رعایا کو بہت ہی مبارک اور خوش قسمت سمجھتے ہین جو ایسے عادل اور منصف حکام کے ماتحت ہے - اسی کے ضمن مین حضور مقدس نے گورنمنٹ انگلشیہ کی مبارک گورنمنٹ کی بھی شکرگذاری کی ہے جسکو زیر سایہ اس قسم کا امن اور انصاف حاصل ہے -

ثانیاً لوگون کے اوس الزام کا ازالہ کیا ہے جنہون نے جھوٹ بولنے کی خدائی لعنت سے ذرا بھی پرہیز نہ کرکے یہ مشہور کرنا شروع کیا ہے کہ آیندہ کے لئے الہامات اور پیشگوئیون کا سلسلہ بند کردیا گیا ہے - بعض دل جلے مخالف تو یہانتک تجاوز کرگئے ہین کہ اونہون نے باوجود **مولوی** اور ہادی قوم کہلانے کے یہ مشہور کیا ہے - کہ دو ہزار کی ضمانت بھی لی گئی ہے - نہین معلوم جھوٹ کی نجاست مین کیا مزا ہے جو یہ لوگ نہین چھوڑتے - حضور حجۃ اللہ نے اس امر کے متعلق یہ البتہ خود ظاہر فرمایا ہے - کہ آیندہ کسی انذاری پیشگوئیون کے متعلق کوئی توجہ نہ کی جاویگی - تاوقتیکہ ایسی درخواست کنندہ اپنے مجسٹریٹ ضلع کے دستخط اور تصدیق سے ایسی درخواست نہ بھیجیگا اس سے یہ فایدہ ہوگا کہ کسی کو مکر اور التباس کی گنجایش نہ رہیگی -

ثالثاً امام الوقت نے دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند کو جو وسیع کرانے کی درخواست مرتب کرکے آریہ دہرم وغیرہ کتابون کے ساتھ شایع کی تھی اور جسپر ہزارہا اہل اسلام کے دستخط ہوچکے تھے اور جسکو چلتی گاڑی مین روڑا اٹکا دینے والون نے آپ اس کام کے سرانجام دینے کا بیڑا [illegible] معرض التوا مین ڈلوا دیا تھا پہر گورنر جنرل ہند کے حضور ارسال کرنیکا ارادہ ظاہر فرمایا ہے - تاکہ کوئی کسی کی مذہب پر

انا پشناپ اعتراض کرنیکا موقع نہ پاسکے - اور مسلمہ کتب سے باہر قدم رکہ(نے) ...

رابعاً - سراپا تہذیب سیدنا مرزا صاحب نے ظاہر فرمایا ہے کہ آیندہ کے لئے اونکا کلام مین الزامی طور پر بھی سختی اور مرارت نہ ہوگی اور طریق مناظرہ کو آپنے بدل دیا ہے - بلکہ نہایت ہی مہذبانہ اور شریفانہ پیرایہ مین معترضین کے جوابات دیا جایا کرینگے - اس لئے حضور نے جماعت کو مخاطب کرکے پرزور الفاظ مین تاکید فرماتے ہین کہ جو کوئی حضرت سے تعلق رکہنا چاہتا ہے وہ اپنے روش مناظرہ کو بدل ڈالے اور ہرگز ہرگز کوئی ایسا کلمہ زبان پر نہ لاوے جس سے اوسکے مخالف کا دل بیزار ہو - اللہ اکبر کسقدر رحم اور دلجوئی مدنظر ہے - مخالفو! کیا اب بہی اس امام الوقت سے انکار ہی کرتے رہوگے - **یضع الحرب** کے معنے اب بہی تمہاری سمجھہ مین نہین آئے کسقدر ملاطفت اور شفقت سے تبلیغ احکام اپنے ذمہ لیا ہوا ہے - اپنی جماعت کو متواتر اور پرزور الفاظ مین تاکید ہے بلکہ یہانتک فرمادیا ہے کہ اگر کوئی شخص آپ سے تعلق رکہکر بہی اپنی طرز گفتگو نہ بدلیگا - اور مخالفون سے گفتگو کرتے وقت نرم الفاظ اور موعظہ حسنہ کو کام مین نہ لاوے گا - تو آیندہ سے اوسے حضور سے تعلق نہ رہیگا - آہ! کسقدر دل کو ہلا دینے والی اتمام حجت ہے - کسقدر یہ شخص امن عامہ اور تہذیب کا شیدا معلوم ہوتا ہے - بہرحال ہم اپنے دینی بہائیون سے امید کرتے ہین کہ وہ حضور مقدس کی اس اتمام حجت پر پورا دہیان دینگے اسی کے ضمن مین اپنی جماعت کو تقوی اور عبادت اور خدا ترسی وغیرہ امور کی تعلیم دی ہے - جو ہمیشہ سے اس مامور من اللہ بزرگ کا خاصہ ہے +

خامساً - اپنے مخالفون کو خواہ وہ اندرونی ہون یا بیرونی ایک نوٹس دیا ہے - کہ چونکہ ہمنے اپنی طرز تحریر و تقریر کو بدل ڈالا ہے اس لئے آپ سب لوگ بھی ہم پر یا ہمارے مقدس مذہب اسلام پر اعتراض کرتے وقت تہذیب اور شرافت کو ہاتھہ سے نہ دین اور اگر اسکے بعد بہی آپ لوگ باز نہ آئینگے تو پہر ہمارا یا ہماری جماعت مین سے کسی کا حق ہوگا کہ وہ عدالت کے ذریعہ چارہ جوئی کرے +

سادساً - اس غلط فہمی کو دور کیا ہے - کہ الہام کا دعوے کرنے سے کسی قسم کا نقص امن عامہ مین ہوتا ہے - اور فرمایا ہے کہ ہم فروتنی اور انکسار سے زندگی بسر کرتے آئے ہین بلکہ اس دعوے سے امن عامہ اور سچی تہذیب اور حقیقی شرافت کو ترقی ہوتی ہے - اس کے ضمن مین مخالفین اور منکرین الہام و اسلام کو دعوت کی ہے کہ خواہ وہ ایشیائی ہو یا یورپین اگر چند روز ہمارے پاس رہیگا تو وہ حقیقت حال سے اطلاع پانے کے قابل ہوجائیگا -

سابعاً - حضور قیصرہ ہند اور مبارک گورنمنٹ انگلشیہ کیلئے دعا اور برکت چاہی ہے +

مندرجہ بالا امور اپنے طور پر ہم نے بطور خلاصہ ناظرین کی واقفیت اور دلچسپی کیلئے شایع کردئے ہین - اشتہار طویل ہے اوسکو پورے طور پر شایع نہین کرسکتے - ہان ہم اس خیال مین ہین کہ ایسا انتظام کیا جاوے کہ جو اشتہار آنحضرت کی طرف سے شایع ہو وہ تمام و کمال درج ہوجاوے - اور ہم کسی دوسرے وقت اس اشتہار کی اشاعت کا بہی وعدہ کرتے ہین - مندرجہ بالا امور ہفتگانہ مین جو اشتہار مذکور کے خلاصہ کے طور پر ہین ایک امر یہ بہی ہے کہ آپنے اپنی خاندانی وجاہت اور وفاداری کا بہی تذکرہ فرمایا ہے - اور تین چٹھیان بہی شایع کی ہین جو حکام عالی مقام کیطرف سے آپکے خاندان کی خدمات کو تسلیم کرکے دی گئی ہین +

لاریب یہ امر روز روشن کی طرح روشن ہے کہ مرزا صاحب کی ذات بابرکات سچ مچ گورنمنٹ انگلشیہ کیلئے ایک رحمت کا موجب ہے جس کو ہم مفصل اور واضح طور پر اگلے ہفتہ ایک لیڈنگ آرٹیکل کے ذریعہ ثابت کرینگے + (اڈیٹر)

میرے احباب کے لئے یاد دہانی

۲۰ - ستمبر ۹۷ء سے اخبار جہان نما امرتسر کے ساتھ میرا کوئی تعلق متعلق بہ اخبار نہین رہا - اور ۸ - اگست ۹۷ء سے لیکر ۲۰ ستمبر تک کچھہ تو حضرت امام الوقت کی مقدمہ کی مصروفیت اور کچھہ اپنی بیماری کیوجہ سے مین اپنے احباب کے خطوط وغیرہ کی طرف پوری توجہ نہین کرسکا - اس لئے مین اون کو اطلاع دیتا ہون کہ اس عرصہ مین جن اصحاب نے منی آرڈر یا خطوط میرے نام ارسال کئے ہین وہ براہ نوازش مجھے اطلاع دین - اور خطوط کے مضمون سے آگاہی بخشین - اور اتنی تکلیف اور گوارا کرین کہ وہ پہلی رسید جو منی آرڈر کراتی وقت اور بعد تقسیم منی آرڈر بمعرفت ڈاکخانہ اون کو ملی ہے میرے پاس بہیجدین - تاکہ مجھے اپنے حساب کی فہمید مین دقت نہ ہو - کیونکہ بعض اصحاب لکھتے ہین کہ ہمنے منی آرڈر بہیجا - مگر مجھے وصول نہین ہوا مجھے پوسٹل اتہارٹیز سے چونکہ ان معاملات کی متعلق خط و کتابت کرنا ہے اسلئے مین چاہتا ہون کہ یہ جھگڑے ایک ہی بار طے ہوجائین - آیندہ جملہ خط و کتابت دفتر الحکم امرتسر شیخ یعقوب علی ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے نام ہو +

آپکا نیازمند اور بنی نوع انسان کا خدمتگذار یعقوب علی ایڈیٹر "الحکم" امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

ایک ضروری فرض کی تبلیغ

اگرچہ ہم دن رات اسی کام مین لگے ہوئے ہین کہ لوگ اوس سچے معبود پر ایمان لاوین جس پر ایمان لانے سے ایمان ملتا اور نجات حاصل ہوتی ہے ۔ لیکن اس مقصد تک پہونچانیکے لئے علاوہ اون طریقون کے جو استعمال کئے جاتے ہین ایک اور طریق بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک **مدرسہ** قایم ہو کر بچون کی تعلیم مین ایسی کتابین ضروری طور پر لازمی ٹھہرائی جاوین ۔ جن کے پڑہنے سے اونکو پتہ لگے ۔ کہ اسلام کیا شے ہے اور کیا کیا خوبیان اپنے اندر رکہتا ہے ۔ اور جن لوگون نے اسلام پر حملے کئے ہین وہ حملے کیسے خیانت اور جہوٹھ اور بے ایمانی سے بہرے ہوئے ہین ۔ اور یہ کتابین نہایت سہل اور آسان عبارتون مین تالیف ہون ۔ اور تین حصون پر مشتمل ہون ۔ **پہلا حصہ** ان اعتراضات کے جواب مین ہو جو عیسائیون اور آریون نے اپنی نادانی سے قرآن اور اسلام اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے ہین ۔ اور **دوسرا حصہ** اسلام کی خوبیون اور اوسکی کامل تعلیم اور اوسکے ثبوت مین ہو ۔ اور **تیسرا حصہ** ان مذاہب باطلہ کے بطلان کے بیان مین ہو جو مخالف اسلام ہین ۔ اور اعتراضات کا حصہ صرف سوال اور جواب کے طور پر ہو تا بچے آسانی سے اسکو سمجھ سکین ۔ اور بعض مقامات مین نظم بھی ہو تا بچے اسکو حفظ کر سکین ۔ ایسی کتابون کا تالیف کرنا مینے اپنے ذمہ لے لیا ہے ۔ اور جو طرز اور طریق تالیف کا میرے ذہن مین ہے ۔ اور جو غیر مذاہب کی باطل حقیقت اور اسلام کی خوبی اور فضیلت خدا تعالے نے میرے پر ظاہر فرمائی ہے مین یقین رکہتا ہون کہ اگر ایسی کتابین جو خدا تعالے کے فضل سے مین تالیف کرونگا بچون کو پڑہائی گئین تو اسلام کی خوبی آفتاب کی طرح چمک اوٹھے گی ۔ اور دوسرے مذاہب کے بطلان کا نقشہ ایسے طور سے دکہایا جائے گا جس سے اونکا باطل ہونا کہل جائے گا +

اے دوستو یقیناً یاد رکہو کہ دنیا مین سچا مذہب جو ہر ایک غلطی سے پاک اور ہر ایک عیب سے منزہ ہے صرف **اسلام** ہے ۔ یہی مذہب ہے جو انسان کو خدا تک پہونچاتا اور خدا کی عظمت دلون مین بٹھاتا ہے ۔ ایسے مذہب ہرگز خدا تعالی کی طرف سے نہین ہین جن مین یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اپنے جیسے انسان کو خدا کر کے مان لو ۔ یا جنمین یہ تعلیمین ہین کہ وہ ذات مبدء ہر ایک فیض ہے وہ تمام جہان کا خالق نہین ہے بلکہ تمام ارواح خود بخود قدیم سے چلے آتے ہین ۔ گویا خدا کی بادشاہت کی تمام بنیاد ایسی چیزون پر ہے ۔ جو اوسکی قدرت سے پیدا نہین ہوئین ۔ بلکہ قدامت مین اوس کے شریک اور اوس کے برابر ہین ۔ سو جسکو علم اور معرفت عطا کی گئی ہے اوس کا **فرض** ہے جو ان تمام اہل مذاہب کو قابل رحم تصور کر کے سچائی کے دلائل اونکے سامنے رکھے اور ضلالت کے گڑہے سے انکو نکالے اور خدا سے بھی دعا کرے کہ یہ لوگ ان مہلک بیماریون سے شفا پا وین ۔ اسلئے مین مناسب دیکھتا ہون کہ بچون کی تعلیم کے ذریعہ سے اسلامی روشنی کو ملک مین پہیلاؤن اور جس طریق سے مین اس خدمت کو انجام دونگا میرے نزدیک دوسرون سے یہ کام ہرگز نہین ہو سکیگا

ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس طوفان ضلالت مین اسلامی ذریت کو غیر مذاہب کے وساوس سے بچانے کے لئے اس ارادہ مین میری مدد کرے ۔ سو مین مناسب دیکھتا ہون کہ بالفعل قادیان مین ایک **مڈل سکول** قایم کیا جائے ۔ اور علاوہ تعلیم انگریزی کے ایک حصہ تعلیم کا وہ کتابین رکہی جاوین کہ جو میری طرف سے اس غرض سے تالیف ہونگی کہ مخالفون کے تمام اعتراضات کا جواب دیکر بچون کو اسلام کی خوبیان سکہلائی جاوین اور مخالفون کے عقیدون کا بے اصل اور باطل ہونا سمجھا جائے ۔ اس طریق سے اسلامی ذریت نہ صرف مخالفون کے حملون سے محفوظ رہیگی بلکہ بہت جلد وہ وقت آئے گا کہ حق کے طالب سچ کی روشنی اسلام مین پاکر باپون اور بیٹون اور بہائیون کو اسلام کے لئے چہوڑ دینگے مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب توفیق اپنے دایمی چندہ سے اطلاع دیوے کہ وہ اس کار خیر کی امداد مین کیا کچھہ ماہواری مدد کر سکتا ہے ۔ اگر یہ سرمایہ زیادہ ہو جائے تو کیا تعجب ہے ۔ کہ یہ سکول **انٹرنس** تک ہو جائے ۔ واضح رہے کہ اول بنیاد چندہ کی اخویم مخدومی مولوی حکیم **نور الدین** صاحب نے ڈالی ہے ۔ کیونکہ اونہون نے وعدہ کیا ہے کہ مین اس سکول کیلئے دس (عہ) روپیہ ماہواری دونگا ۔ اور مرزا خدابخش صاحب اتالیق نواب محمد علیخان صاحب نے دو (عا) روپیہ اور محمد اکبر صاحب نے ایک روپیہ (عہ) ماہواری اور میر ناصر نواب صاحب نے ایک روپیہ (عہ) ماہواری اور واحد اللہ خان صاحب کلرک شاہپور نے (للعہ) ماہواری چندہ دینا قبول کیا ہے +

نوٹ ۔ ہر ایک صاحب کا اختیار ہوگا کہ اپنے لڑکے قادیان مین تعلیم کے لئے بہیجین ۔ بورڈنگ اور انتظامی امور کی کارروائی فہرست چندہ کے مرتب ہونے کے بعد شروع ہوگی +

المشتہر میرزا غلام احمد قادیان

ہم اس مرتبہ بوجہ قلت گنجائش اس مدرسہ کی **ضرورت** کے متعلق اس سے زیادہ کچھ نہین لکھ سکتے ۔ کہ امام الوقت جب اوسکی ضرورت سمجھتا ہے پہر اس سے بڑھکر اور کوئی اس ضرورت کو کیا محسوس کرے گا ہمین شک نہین کہ ایسے مدرسہ کی ایک سخت ضرورت تہی جس کو اوسنے محسوس کیا جس کا کام تہا ہم امید کرتے ہین کہ **عام مسلمان** اور اسلامی انجمنین اس مدرسہ کی طرف توجہ کرین گی ۔ بلکہ جملہ انجمنہائے اسلامی اگر اپنے مدارس مین جناب حضرت اقدس صاحب کی تصنیف کردہ کتب کو رواج دینگی تو وہ اپنی اصلی غرض کو پورا کرنے کے قابل ہو سکینگی ۔ بہرحال ہمکو امید واثق ہے ۔ کہ گو بعض ذکی الطبع لوگ مخالفت کرینگے لیکن ایک کثیر جماعت اس تجویز کو "**ویلکم**" کہنے کو طیار ہو گی اور ہماری دلی آرزو اور دعا ہے کہ خدا تعالے اس کام کو بہمہ وجوہ اچہی طرح سے سرانجام دیکر کامیابی عطا کرے آمین +

(ایڈیٹر)

امرتسر کا ہفتہ اور لوکل معاملات

ریفارمیشن یعنی اصلاح کا کام یکم اکتوبر ۱۸۹۷ء سے امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی کا چھٹا سالانہ جلسہ شروع ہوا - یکم اکتوبر کو حسب معمول نگر کیرتن نکالا گیا جسمین انگریزی باجہ کے ساتھ امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی کے معزز ممبر اور بیرونجات سے آئے ہوئے ٹمپرنس کاز کے حامی منشی اشیاء کی مضرات پر بھجن گاتے ہوئے بازارون سے گذرے - اور کسی کسی جگہ مختصر اور مطلب خیز تقریرین بھی ہوتی رہین -

۲ - اکتوبر کو دن بھر گھنٹہ گھر کے پلیٹ فارم پر مختلف لائق اور برگزیدہ اصحاب کی تقریرین منشی اشیاء خصوصاً شراب کی برائیون کے اظہار مین ہوئین - یہ جلسے بھی خاطر خواہ کامیابی سے ختم ہوئے - جلسہ مین کسی قسم کی بیرنگی یا بدمزگی کا نام نہ تھا چونکہ ہم مفصل حالات اگلے ہفتہ لکھنے والے ہین - اس لئے بالکل اختصار سے یہان کام لین گے - ٹمپرنس سوسائٹی نے اس دفعہ ٹمپرنس کے خشک مضمون کو دلچسپ بنانے کے لئے منجملہ لائق سپیکرون کی تقریرون کے پنڈت گردہر صاحب کے لطائف کا بھی وقت رکھا تھا اور ہم انکو انوسنٹ ریکری ایشن (تفریح بے ضرر) کہین گے - جنہون نے ناظرین کو خوب بہلایا اور ہنسی ہنسی کی باتون مین ٹمپرنس کاز کی پرچار کی -

ٹمپرنس ڈراما امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی انڈیا بھر مین پہلی سوسائٹی ہے - جس نے اصلاح کا ذریعہ ڈراما قرار دیا اور اسی سوسائٹی نے سب سے پہلے سٹیج پر شراب کی برائیون کا سچا فوٹو دکھایا - ہم اپنی یاد سے کہہ سکتے ہین کہ اس صیغہ مین سوسائٹی نے بہت کچھ کام کیا ہے - آجتک چار مختلف ڈرامے طیار کئے - اور سٹیج پر دکھلائے بلکہ اب گذشتہ تین سال سے ہر سال نیا ڈراما طیار کیا جاتا اور دکھایا جاتا ہے - اس مرتبہ تحفہ محسن عرف انجام شراب ۳ - اکتوبر کی شب کو دکھایا گیا جو پوری کامیابی سے ختم ہوا -

ہم یہ دیکھکر نہایت خوش ہین کہ امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی اپنے کام کو نہایت مستعدی اور سرگرمی سے کر رہی ہے - اور اس حالت مین ہم بطور پیشین گوئی کہہ سکتے ہین کہ ایک وقت آجائے گا کہ امرتسر ٹمپرنس کاز کے لحاظ سے ہندوستان بھر کا مرکز قرار دیا جائے گا - اور پنجاب مین تو اب بھی ہے - اور یہ سب کچھ مسٹر نند لال سکرٹری امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی کی دوڑ دھوپ اور اعلی درجہ کی سرگرمی اور پنڈت کشن نراین میر مجلس کی سچی ہمدردی اور معزز ممبران (جنمین زیادہ تر ذی حکام اور اعلی تعلیم یافتہ لوگ شامل ہین) کی نیک نیتی اور عام خیرخواہی کا باعث ہے - کیا ہم ٹمپرنس کاز کے حامی ہو کر (کیونکہ اسلام استعمال منشیات کا سخت دشمن ہے) اس کامیابی پر خوش نہون گے؟ کیون نہین - ہماری خوشی اس کامیابی پر اوس خوشی سے بھی زیادہ ہے - جو مسٹر نندلال کو اپنی سوسائٹی کی ترقی اور کامیابی پر ہے - اور اسی لئے ہم اس امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی کو اوسکی اعلی اور پاک خدمات کے لئے اپنا شکریہ اور مبارکباد پیش کرتے ہین - ہم چاہتے ہین - کہ ہمارے بھائی اہل اسلام جنکے مذہب مین استعمال شراب کو عمل شیطان قرار دیا ہے - ٹمپرنس سوسائٹی کے حامی بنین اور اوس کے ممبرون اور کارکنون کا ہاتھ بٹائین -

جلسہ کی مفصل کیفیت سے ہم ناظرین کو پھر محظوظ کرنا چاہتے ہین -

امرتسر مین لغو بیہودہ باتین ایک تھیٹریکل کمپنی ڈیرہ اسمعیل خان سے آکر اپنے معمولی ناٹک کر رہی ہے - امرتسر پختہ منڈوہ ہونیکی وجہ سے انڈین تھیٹریکل ورلڈ کا کاشی کی طرح ایک مرکز ہو چلا ہے - آئے دن کوئی نہ کوئی اندر سبھا چھڑی ہی رہتی ہے - تھیٹریکل ورلڈ کی اصلاح کے لئے ہمارے معزز ہمعصر بھارت سیوک ایک پنجاب تھیٹریکل کمپنی بنانا چاہتے ہین - ہم کسی دوسرے وقت تھیٹر پر ایک جداگانہ مضمون لکھین گے فی الحال اتنا لکھین گے کہ ان کمپنیون سے طلباء اور نوجوان کے اخلاق و عادات پر اچھا اثر نہین پڑتا +

گریٹ بنگال سرکس بھی کچھ عرصہ سے اپنا بوریا بندھنا اٹھا کر امرتسر آبرا جا ہے - اور منڈوہ کے عین مقابل ڈیرہ ڈنڈہ جما کر جمناسٹک کی کھیلون اور بندرون اور شیرون کے تماشے دکھا رہا ہے - شوقین جاتے ہی ہونگے - کاش اسقدر روپیہ جو ان فضول باتون مین ضایع ہوتا ہے وہ کسی مفید قومی کام مین صرف ہو +

دسہرہ - دسہرہ کے ابتدائی ڈھول اور رام لچھمن کی مصنوعی فوجون اور ہنومان کے سپاہ کے درشن تو چند روز پیشتر سے ہی ہو رہے تھے - مگر ۶ - اکتوبر کو اسکا بھی خاتمہ ہوا حسب معمول قلعہ والے میدان مین یہ سب نظارہ دکھایا گیا - اور آخر کو امن و امان کے ساتھ دسہرہ جلایا گیا - رونق اچھی - مستورات کی بری درگت دیکھ کر قومی اصلاح کے شیدا دل تھام تھام کر بیٹھ جاتے تھے - بہر حال پولیس کا انتظام خاصہ تھا - تفصیلی اور قابل ذکر واقعات پھر +

موسم - موسم مین سردی کا رنگ آچلا ہے - دھوپ کی تیزی بہت کم ہو گئی ہے - موسمی بخار کی چھیڑ چھاڑ بھی قدرے کم ہو چلی ہے - نرخ غلہ کسی قدر ارزان ہو گیا ہے - آٹا ساڑھے گیارہ سیر کا بکنے لگا غربا اور متوسط الحال لوگون کی جان مین جان آئی -

دیوالی کی طیاریان - ۲۰ - اکتوبر سے میلہ منڈی مویشی بہ تقریب دیوالی ہونے والا ہے - ابھی سے طیاریان ہو رہی ہین - قمار بازی بھی شروع ہو چلی ہے +

امرتسر مین نئے بیرسٹر صاحب - مسلمانان امرتسر کے فخر خاندان میان محمد شاہ صاحب مرحوم کے چشم و چراغ اور میان غلام حسن صاحب رئیس اعظم امرتسر مغفور کے لخت جگر اور نور بصر خواجہ غلام صادق صاحب بی - اے بیرسٹر ایٹ لاء فائز المرام سفر یورپ سے یکم اکتوبر کو واپس تشریف لائے - خواجہ صاحب کا خاندان پہلے ہی سے مسلمانان امرتسر کے لئے باعث فخر اور ناز ہے اور قومی کامون مین اس خاندان کو سب سے بڑھکر حصہ لینے کا امتیاز حاصل ہے - خواجہ صاحب پر اہل امرتسر کی آنکھین ایک عرصہ سے لگ رہی تھین - اب خدا خدا کر کے گھڑی پل گنتے گنتے وہ وقت آیا ہے کہ مسلمان اپنے ایک دست و بازو کی خدمات سے بہرہ یاب ہون - خواجہ صاحب مین یون تو فطرتی طور پر ہمدردی قوم اور پبلک موجود ہے - مگر یورپ کی طرز معاشرت اور اعلی تعلیم نے اور بھی سونے پر سہاگہ کا نمونہ بنا دیا ہے - اس لئے اب مسلمانون کی امیدین اور بھی بڑھ گئی ہین سٹیشن پر ایک خاصہ مجمع روسائے شہر کا موجود تھا - ہمارے معزز لوکل ہمعصر پنجاب کیطرف سے خیر مقدم پیش کیا گیا - اور تقسیم کیا گیا - بہر حال ہم بھی خواجہ صاحب کو اونکی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے دعا کرتے ہین - کہ اونکا وجود اہل اسلام کیلئے اوس سے کہین بڑھکر مفید ثابت ہو جیسی کہ مسلمانون کو اونسے امید ہے -

بعض مجمعون مین اون معاملات پر بحث ہوتی سنی گئی ہے - جو خواجہ صاحب کے اپنے خاندان اور ذاتی امور کے سلجھانے کے متعلق ہین - ہم نہین جانتے عوام کو کیون ایسی باتون سے دلچسپی ہو جاتی ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحانك ما اقوى برهانك العظمة كلها لك والقدرة كلها لك العالم كله ضعيف والقوة كلها لك انت الاحد الصمد الذي توحد في وجوب وجوده وتفرد في فضله وجوده جلت حكمتك وتجلت حجتك وتمت نعمتك وعمت رحمتك وتنزه ذاتك عن كل منقصة ونقصان وتعالى شانك من جميع ما يشان انت المتوحد المتفرد بجلال ذاته وكمال صفاته المنزه عن شوائب النقص وسماته نحمدك على ما تفضلت علينا بتنزيل كتاب لا ريب فيه ولا خطأ ولا نسيان وكشفت به على نفوسنا الخاطئة المخطئة سبيل الحق والعرفان فانت هديتنا بالفضل والرحم والاحسان وما كنا لنهتدي لولا هداك يا رحمٰن ونسئلك ان تصلي على رسولك النبي الامي الذي نجيتنا به من سبل الضلالة والطغيان واخرجتنا به من ظلمات العمى والحرمان الذي ظهر دينه الحق على كل دين من الاديان وتقدست ملته عن كل شرك وبدعة وعدوان وسبقت شريعته في كل معرفة وحكمة وبرهان هو العبد المخلص الذي اصطفيته لمحبتك وتوحيدك وجعلت احب اليه من نفسه ذكر تقديسك وتمجيدك ارسلته رحمة للعالمين وحجة على المنكرين وسراجا منيرا للسالكين وداعيا الى الله للطالبين وبشيرا ومبشرا للمؤمنين وانسانا كاملا للناظرين.

جاء بكتاب محيط على القوانين الحكمية ويهدي الى جميع السعادات الدينية اكمل كثيرا من الناس في القوى النظرية والعملية فجعلهم المتحلين بالاخلاق المرضية الالٰهية والمتخلين عن الادناس البشرية السفلية فاصبحوا بتعليمه المترقين في العلوم الحقيقية اليقينية والمتلذذين بالمحبة الربانية الاحدية والمستعدين لحظيرة القدس والتجليات القدوسية اللهم فصل عليه وعلى جميع اخوانه من الرسل والنبيين وآله الطيبين الطاهرين واصحابه الصالحين الصديقين

هر دم از کاخ عالم آوازیست | که بکیش بانی و بناسازیست
نه کس او را شریک انبازیست | نے بکارش مخل و همرازیست
این جہان را عمارت اندازیست | وازجہان برترست ممتازیست
وحده لا شریک حیّ و قدیر | لم یزل لایزال فرد و بصیر
کارساز جہان و پاک و قدیم | خالق و رازق و کریم و رحیم
رہنما و معلّم رہ دین | ہادی و ملہم علوم یقین
متّصف با ہمہ صفات کمال | برتر از احتیاج و آل و عیال
بر یکے حال ہست در ہمہ حال | نہ بیابد بدو فنا و زوال
نیست از حکم او برون چیزے | نہ ز چیزیست او نہ چون چیزے
نتوان گفت لامس اشیاست | نے توان گفتن این کہ دور از ماست
ذات او گرچہ ہست بالاتر | نتوان گفت زیر اوست دگر
ہرچہ آید بفہم و عقل و قیاس | ذات او برترست زان حواس
ذات بیچون و چند افتاد است | وازحدود و قیود آزاد است
نہ وجودے بذات او انباز | نہ کسے در صفات او انباز
ہمہ پیدا از دست قدرت او | کثرت شان گواہ وحدت او

گر شریکش بدے ز خلق دگر
گشتے این جملہ خلق زیر و زبر

دکھلایا اور تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیمہ کا نشان ظاہر فرمایا۔ سبحان اللہ کیا رحمن اور منان وہ ذات ہے کہ جس نے بغیر کسی استحقاق ہمارے کے سب کام ہم ضعیفوں کا آپ بنایا ہمارے جسمی قیام کے لئے سورج اور چاند اور بادلوں اور ہواؤں کو کام میں لگایا اور ہمارے روحانی انتظام کے لئے توریت اور انجیل و فرقان اور سب آسمانی کتابوں کو عین وقتوں پر پہنچایا۔

الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر کہ تو نے ہمکو اپنی پہچان کا آپ راہ بتایا اور اپنی پاک کتابوں کو نازل کر کے فکر اور عقل کی غلطیوں اور خطاؤں سے بچایا اور درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفےٰ اور انکی آل و اصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا وہ مربی اور نفع رسان کہ جو بھولی ہوئی خلقت کو راہ راست پر لایا وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلا سے چھڑایا وہ نور اور نور افشان کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا وہ حکیم اور معالج زمان کہ جس نے بگڑے ہوئے دلوں کا راستی پر قدم جمایا وہ کریم اور کرم کا نشان کہ جس نے مُردوں کو زندگی کا پانی پلایا وہ رحیم اور مہربان کہ جس نے امت کے لئے غم کھایا اور درد اٹھایا وہ شجاع اور پہلوان جو ہمکو موت کے منہ سے نکال کر لایا وہ حلیم اور بے نفس انسان کہ جس نے بندگی میں سر جھکایا اور اپنی ہستی کو خاک میں ملایا وہ کامل موحد اور بحر عرفان کہ جسکو صرف خدا کا جلال بھایا اور غیر کو اپنی نظر سے گرایا وہ معجزۂ قدرت رحمان کہ جو امی ہو کر سب پر علوم حقانی میں غالب آیا اور ہر ایک قوم کو غلطیوں اور خطاؤں کا ملزم ٹھہرایا۔

ور دو عالم چو شہنشاہے سرورے — آن کہ در خوبی ندارد ہمسرے
آنکہ جانش عاشق یار ازل — آنکہ در حسن و اصل آن دلبرے
آنکہ مجذوب عنایات حقست — ہمچو طفلے پروریدہ در برے
آنکہ در بر و کرم بحر عظیم — آنکہ در لطف اتم یکتا درے
آنکہ در جود و سخا ابر بہار — آنکہ در فیض و عطا یک خاورے

آن رحیم و رحم حق را آیتے — آن کریم و جود حق را مظہرے
آن رخ فرخ کہ یک دیدار او — زشت رو را میکند خوش منظرے
آن دل روشن کہ روشن کردہ است — صد درون تیرہ را چون اخترے
آن مبارک پے کہ آمد ذات او — رحمتے زان ذات عالم پرورے
احمد آخر زمان کز نور او — شد دل مردم ز خور تابان ترے
از بنی آدم فزون تر در جمال — وز لآلے پاک تر در گوہرے
بر لبش جاری ز حکمت چشمۂ — در دلش پر از معارف کوثرے
بہر حق دامان ز غیرش بر فشاند — ثانی او نیست در بحر و برے
آن چراغش از حق کش تا ابد — نے خطرے نے غم ز باد صرصرے
پہلوان حضرت رب جلیل — بر میان بستہ ز شوکت خنجرے
تیر او تیزی بہر سینہ نمود — تیغ او ہر جا نمودہ جوہرے

ہرچہ اند وصف خاکی و خاکست — ذات بیچون او از آن پاکست
بند بر پائے ہر چہ بنہاد — خود ز ہر قید و بند ہست آزاد
آدمی بندہ ہست و نقش بند — در دو صد حرص و آز اسیر کمند
ہمچنین بندہ آفتاب و قمر — بند در سیرگاہ خویش و مقر
ماہ را نیست طاقت این کار — کہ بتابد بروز چون اخگرا
نیز خورشید را نہ یارائے — کہ نہد بر سر شب پائے
آب ہم بندہ ہست نے این کہ بدام — بند در سہو است نی خود کام
آتشی تیز نیست بندہ او — ہمچنین سوزشے فگندۂ او
گر بباری بہ پیش او فریاد — گرمیش گم نہ گردد اے استاد
پای اشجار در زمین بندست — سخت در پا سلاسل افگندست
این ہمہ بندگان آن یکذات — بر وجودش دلایل و آیات
اے خداوند خلق عالمیان — خلق و عالم ز قدرتت حیران
چہ مہیبست شان و شوکت تو — چہ عجیبست کار صنعت تو
حمد ایا تو نیست از آغاز — نے ورا کس شریک نے انباز
تو وحیدی و بے نظیر و قدیم — منتزہ ز ہر قسیم و سہیم
کس نظیر تو نیست در دو جہان — بر دو عالم توئی خدائے یگان
ز انکہ تو غالبست بہمہ چیز — ہمہ چیزے بہ جنب تو ناچیز
ترست ایمن کند ز ترس و خطر — ہرکہ عارف ز تست ترسان تر
خلق جوید پناہ و سایۂ کس — دامن پناہ ہمہ تو ہستی و بس
ہست یادت کلید ہر کارے — خاطرے بے تو خاطر آزارے
ہرکہ نالد بدرگہت بہ نیاز — بخت گم کردہ را امیدوارے
لطف تو ترک طالبان نکند — کس بکار رہت ز این کند
ہرکہ با ذات تو سرے دارد — پشت بر روئے دیگرے دارد
زینکہ چون کار بر تو بگذارد — رو با غبار از چہ رو آرد
ذات پاکت بس است یارے — دل بیچہ جان بسے نگار یکے
ہرکہ پوشیدہ با تو در سازد — رحمتت آشکار بنوازد
ہرکہ گیرد درت بصدق و حضور — از در و بام او میبارد نور
ہرکہ راحت گرفت کارش شد — صد امیدے بروزگارش شد
ہرکہ راہ تو جست یافتہ است — تافت آن راہ کہ سر بتافتہ است
وانکہ از ظل قربت تو رسید — بر درے ہر کہ رفت ذلت دید
اے خداوند من گناہم بخش — سوئے درگاہ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم — پاک کن از گناہ پنہانم
دل ستانی و دل ربائی کن — بہ نگاہے گرہ کشائی کن

در دو عالم مرا عزیز توئی
وانچہ میخواہم از تو نیز توئی

الحمد للہ اور تعریف اُس قادر مطلق کی ذات کے لائق ہے کہ جس نے ساری ارواح اور اجسام بغیر کسی مادہ اور ہیولےٰ کے اپنے ہی حکم اور امر سے پیدا کر کے اپنی قدرت عظیمہ کا نمونہ

گرد ثابت بر جہان عجز بتان — وانمودہ زور آن یک قادرے
تا نماند بے خبر از زور حق — بت ستا و بت پرست و بت گرے
عاشق صدق و سداد و راستی — دشمن کذب و فساد و ہر شرے
خواجۂ عاجزان را بندۂ — بادشاہ بیکسان را چاکرے
آن ترحمہا کہ خلق از وے بدید — کس ندیدہ در جہان از مادرے
از شراب شوق جانان بیخودے — در رہش بر خاک بنہادہ سرے
روشنی از وے بہر قومی رسید — نور او خورشید ہر ہر کشورے
آیت رحمن برائے ہر بصیر — حجت حق بہر ہر دیدہ ورے
ناتوانان را برحمت دستگیر — خستہ جانان را بشفقت غمخورے
حسن رویش بہ ز مہر و آفتاب — خاک کویش بہ ز مشک و عنبرے
آفتاب و مہ چہ میمانند بدو — در دلش از نور حق صد مشترے
یک نظر بہتر ز عمر جاودان — گر فتد کس را بران خوش پیکرے
منکہ از حسنش ہمے دارم خبر — جان فشانم گر دہد دل دیگرے
یاد آن صورت مرا از خود برد — ہر زمان مستم کند او ساغرے
مے پریدم سوئے کوئے او مدام — من اگر میداشتم بال و پرے
لالہ و ریحان چہ کار آید مرا — من سرے دارم بآن روئے سرے
خوبی او دامن دل مے کشد — مو کشانم مے برد زور آورے
دیدہ ام کو ہست نور دیدہا — در اثر مہرش چو مہر انورے
تافت آن روئے کز ان و سر تافتست — یافت آن رمان کہ بگزید آن درے
ہر کہ بے او زد قدم در بحر دین — گرد در اول قدم گم معبرے
امی و در علم و حکمت بے نظیر — زین چہ باشد حجت روشن ترے
آن شراب معرفت دادش خدا — کز شعاعش خیرہ شد ہر اخترے
شد عیان از وے علی الوجہ الاتم — جوہر انسان کہ بود آن مضمرے
ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال — لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے
آفتاب ہر زمین و ہر زمان — رہبر ہر اسود و ہر احمرے

مجمع البحرین علم و معرفت — جامع الاسمین ابر و خاورے
چشم من بسیار گردید و ندید — چشمۂ چون دین او صافی ترے
سالکان را نیست غیر از وے امام — رہروان را نیست جز وے رہبرے
جائی او جائی کہ طیر قدس را — سوزد از انوار آن بال و پرے
آن خداوندش ہدا و آن شرع و دین — کان نگردد تا ابد متغیرے
تافت اول بر دیار تازیان — ظلمتش را شد ورمان گمرے
بعد ازان آن نور دین شرع پاک — شد محیط عالمے چون چنبرے
خلق را بخشید از حق کام جان — وارہانیدہ ز کام اژدرے
یک طرف حیران ازو شاہان وقت — یک طرف مبہوت ہر افسونگرے
نے بعلمش کس رسیدہ نے بزور — وز شکستہ کبر ہر متکبرے
او چہ میدارد بہیچ کس نیاز — روح او خود فخر ہر مدحت گرے
ہست او در بوتۂ قدس و جلال — از خیال ما و جان بالاترے
ای خدا بر وے سلام ما رسان — ہم بر اخوانش ز ہر پیغمبرے
ہر رسولے آفتاب صدق بود — ہر رسولے بود مہر انورے
ہر رسولے بود ظل دین پناہ — ہر رسولے بود باغ مثمرے
گر بدنیا نامدے این خیل پاک — کار دین ماندے سراسر ابترے
ہر کہ شک بعثت شان نابجا — ہست آلائے حق را کافرے
آن ہمہ از یک صدف گوہر اند — متحد در ذات و اصل و گوہرے
امتے ہرگز نبودہ در جہان — کاندران نامد بشیر و منذرے
اول آدم آخر شان احمد است — ای خنک آنکس کہ بیند آخرے
انبیا روشن گہر ہستند لیک — ہست احمد زان ہمہ بالاترے
آن ہمہ کان معارف بودہ اند — ہر یکے از راہ مولیٰ مخبرے
ہر کرا علمے ز توحید خوش است — ہست اصل علمش از پیغمبرے
آنکہ رسید ش از رہ تعلیم ہا — گو شود آلودہ ز نخوت منکرے
ہست قومے کج رو و ناپاک رائے — آنکہ زین پاکان ہمی پیچد سرے

دیدهٔ شان روی روی حق هرگز ندید
بس سیه کردند روی دفتری

شور بختی های بخت شان ببین
تا ز بد چشم و گریزان از خوری

چشم گر بودی غنی از آفتاب
کس نبودی دوربین چون شپری

هر که کورست و براهش صد مغاک
وای بر وی گر ندارد رهبری

قوم دیگر را چنین رای رکیک
در نشسته از جهالت در سری

کان خدا ملکی دگر اندر جهان
از دیار شان ندید او خوشتری

همه گر روی چو روی خوب شان
نامدش مرغوب طبع خاطری

لاجرم از ابتدا ایشان تا ابد
ماند و خواهد ماند انجا بستری

ملک دیگر گرچه میرد در ضلال
هست نگردد زو سبک مستغفری

داد هر یک فرقه قومی را کتاب
ترک کرده صد هزاران معشری

چون بهر روز ابتدا تقسیم کرد
در میان خلق از خیر و شری

راستی در حصهٔ ایشان فتاد
دیگران را کذب شد آبشخوری

قول شان روایت کاندر عزشان
آمده صد کاذب و حیلت گری

لیک نامد نزد شان یک نبی هم
آنکه بوده از خدا دین گستری

آنکه ایشان را نموده راه حق
در کشوده کذب هر کذب آوری

تا شدی آدار را حجت تمام
بر سر هر مسلم و منتصری

الغرض نزدیک شان دادار پاک
هست ظالم نزد هر ظالم تری

گو گنهکار و عالمی را در ضلال
مبتلا در پنجهٔ هر ماکری

خود همیداد و سبک قومی مدام
همچو شیدای کسی میل و سری

این چنین بر حمق رای این قوم را
حمق دیگر این که بروست فاخری

عاقبت این رای زشت و بد خیال
کرد ایشان را عجب کور و کری

چشم پوشیدند از صد چشمه
سرنگون گشتند در هر یک آبخوری

سخت ورزیدند کین با انبیا
الامان از کین هر مستکبری

آنچه کس شان بپاکان تاخت است
از شیاطین کس ندارد باوری

خر بود اندر حماقت بی‌نظیر
لیکن ایشان زانهمه موذی تری

نی سر تحقیق دارند و ثبوت
نی زنند از صدق پا بر معبری

نی دوای اشناسند از اثر
نی درختی را شناسند از بری

نی زکس پرسند از روی نیاز
نی بصرف فکر خود متفکری

نی بدل پروای این تفتیشها
کز همه دین ها کدامی بهتری

هر یکی مایل عادت صد هزار
فارغ از فرق اقل و اکثری

نی بدل خوف خدای کردگار
نی بسوزد از بیم روز محشری

تیرهٔ جانان دیده ها را دوخته
سوخته در کین و رهی چون آذری

دیده و دانسته از حق قاصر اند
دل نهاده در جهان غادری

از برای حق تراشیده ز جهل
دائما در خانهٔ خود منبری

آن خدای شان عجب باشد خدا
کو تغافل داشت از هر کشوری

بهر الهام آمدش نامیم پسند
یک زبان یک خطهٔ بالاتری

این چنین رای کجا باشد درست
کی خرد گردد بسویش رهبری

کی گمان بد کنند بر نیکوان
آنکه باشد نیک نیکو محضری

ماه را گفتن که چیزی نیست این
هست دشنامی نه ازین بالاتری

کور گر گوید کجا هست آفتاب
میشود در کوری اش رسواتری

در خور تابان مکن شک و گمان
تا ملامت را نگردی در خوری

گر خدا خواهی چرا کج میروی
چون نمی ترسی از قهر قاهری

چون نمی ترسی ز روز باز پرس
چون نمی ترسی حضور داوری

افترائے شان چنان گشتست یقین
یا خدا این وا نموده دفتری

نور شان یک عالمی را در گرفت
تو نمودار کور در شور و شری

لعل تابان را اگر گوئی کثیف
زین چه کاهد قدر روشن جوهری

طعنه بر پاکان نه بر پاکان بود
خود کنی ثابت که هستی فاجری

بغض با مردان حق نامردیست
آن بشر باشد که باشد بی شری

وانکه در کین و کراهت سوخت است
نفس دون را هست صید لاغری

صد مراتب به ز چشم اهل کین
چشم نابینا و کور و اعوری

حسب الارشاد شیخ یعقوب علی (تراب) اڈیٹر و پروپرائٹر الحکم و ریاض ہند پریس امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

بر سرِ کین و تعصب خاک باد
جز بہ پابندیِ حق بندِ دگر
ما ہمہ پیغمبران را چاکریم
ہر رسولی کو طریقِ حق نمود
اے خداوندم بنخلِ انبیا

ہم بفرقِ کین وران خاکسترے
ورنہ گیرد باخدائے اکبرے
ہمچو خاکی اوفتادہ بر درے
جان ما قربانِ آن حق پرورے
کش فرستادہ بفضلِ اوفرے

معرفت ہم دہ چو بخشیدی دلم
ای خداوندم بنامِ مصطفیٰ
دستِ من گیر از رہِ لطف و کرم

مے بدہ زان سان کہ دادی ساغرے
کش شدے در ہر مقامی ناصرے
در مہم باشش یار و یاورے

تکیہ بر زورِ تو دارم گرچہ من
ہمچو خاکم بلکہ زان ہم کمترے

امابعد طالبان حق پر واضح ہو جو مقصود اس کتاب کی تالیف سے جو موسوم **بالبراہین الاحمدیہ علی حقیت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ** ہے یہ ہے جو دین اسلام کی سچائی کے دلایل اور قرآن مجید کی حقیت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق و رسالت کے وجوہات سب لوگون پر بوضاحت تمام ظاہر کئے جاہین اور نیز ان سب کو جو اس دین متین اور مقدس کتاب اور برگزیدہ نبی سے منکر ہین ایسے کامل اور معقول طریق سے ملزم اور لاجواب کیا جائے جو آیندہ انکو بمقابلہ اسلام دم مارنے کی جگہ باقی نہ رہے

اور یہ کتاب مرتب ہے ایک اشتہار اور ایک مقدمہ اور چار فصل اور ایک خاتمہ پر خدا اسکو حق کے طالبون کے لئے مبارک کرے اور بہتون کو اسکے پڑھنے سے اپنے سچے دین کی ہدایت دے آمین

انعامی دس ہزار روپیہ ان سب لوگون کیلئے جو مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے ان دلایل
اور براہین حقانیہ مین جو فرقان مجید سے ہمنے لکھی ہین ثابت کر دکھائین یا اگر کتاب الہامی
انکی ان دلایل کی پیش کرنیسے قطعاً عاجز ہو تو اس عاجز ہونیکا اپنی کتاب
مین اقرار کرکے ہماری ہی دلایل کو نمبروار توڑ دیوین

مین جو مصنف کتاب براہین احمدیہ کا ہون یہ اشتہار اپنی طرف سے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیع ارباب مذہب اور ملت کے جو حقانیت فرقانِ مجید اور نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہین اتماماً للحجۃ شایع کرکے اقرار صحیح قانونی اور عہد جایز شرعی کرتا ہون کہ اگر کوئی صاحب منکرین مین سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے

ان سب براہین اور دلایل مین جو ہمنے دربارہ حقیقت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کتاب مقدس سے اخذ کرکے تحریر کی ہین اپنی کتاب مین سے ثابت کرکے دکھلاوے یا اگر بتعداد مین ان کے برابر پیش نہ کر سکے تو نصف ان سے یا ثلث ان سے یا ربع ان سے یا خمس ان سے نکالکر پیش کرے یا اگر بکلی پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے ہی دلایل کو نمبروار توڑ دے تو ان سب صورتون مین بشرطیکہ تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کر دین کہ ایفاء شرط جیسا کہ چاہئے تھا ظہور مین آگیا۔ مین مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے وحیلتے اپنی جایداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دیدون گا۔ مگر واضح رہے کہ اگر اپنی کتاب کی دلایل معقولہ پیش کرنے سے عاجز اور قاصر ہین یا برطبق شرط اشتہار کی خمس تک پیش نہ کر سکین تو اس حالت مین بصراحت تمام تحریر کرنا ہوگا جو بوجہ ناکامل یا غیر معقول ہونے کتاب کے اس شق کے پورا کرنے سے مجبور اور معذور ہے۔ اور اگر دلایل مطلوبہ پیش کرین تو اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ جو ہمنے خمس دلایل تک پیش کرنیکی اجازت اور رخصت دی ہے اس سے ہماری یہ مراد نہین ہے جو اس تمام مجموعہ دلایل کا بلغیر کسی تفریق اور امتیاز کے نصف یا ثلث یا ربع یا خمس پیش کر دیا جاوے بلکہ یہ شرط ہر ایک صنف کی دلایل سے متعلق ہے اور ہر صنف کے براہین مین سے نصف یا ثلث یا ربع یا خمس پیش کرنا ہوگا۔

شاید کسی صاحب کا فہم اس بات کے سمجھنے سے قاصر رہے جو عبارت مذکورہ مین صنف دلایل سے کیا مراد ہے پس بغرض تشریح اس فقرہ کے لکھا جاتا ہے۔ جو دلایل اور براہین فرقان مجید کی کہ جن سے حقیت اس کلام پاک کی اور صدق رسالت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوتا ہے دو قسم پر ہین۔

اول وہ دلایل جو اس پاک کتاب اور آن حضرت کی صداقت پر اندرونی اور ذاتی شہادتین ہین۔ یعنے ایسی دلایل جو اسی مقدس کتاب کے کمالات ذاتیہ اور خود آن حضرت کے ہی خصائل قدسیہ اور اخلاق مرضیہ اور صفات کاملہ سے حاصل ہوتی ہین۔

دوسری وہ دلایل جو بیرونی طور پر قرآن شریف اور آنحضرت کی سچائی پر شواہد قاطعہ ہین یعنے ایسی دلایل جو خارجی واقعات اور حادثات متواترہ مثبتہ سے لی گئی ہین +

اور پھر ہر ایک اِن دونوں قسموں کی دلایل سے دو قسم پر ہے۔ دلیل بسیط اور دلیل مرکب۔ دلیل بسیط وہ دلیل ہے جو اثبات حقیت قرآن شریف اور صدق رسالت آن حضرت کے لئے کسی اور امر کے الحاق اور انضمام کی محتاج نہین۔ اور دلیل مرکب وہ دلیل ہے جو اُس کے تحقق دلالت کے لئے ایک ایسے کُل مجموعہ کی ضرورت ہے کہ اگر من حیث الاجتماع اُسپر نظر ڈالی جاوے یعنی نظر یکجائی سے اسکے تمام افراد کو دیکھا جاوے تو وہ مجموعی ایک ایسی عالی حالت مین ہو جو تحقق اُس حالت کا تحقق حقیت فرقان مجید اور صدق رسالت آن حضرت کو مستلزم ہو اور جب اجزا اسکی الگ الگ دیکھی جائین تو یہ مرتبہ برہانیت کا جیسا کہ اُن کو چاہئے حاصل نہ ہو اور وجہ اِس تفاوت کی یہ ہے جو کل مجموعی اور کل واحد ہمیشہ متخالف فے الاحکام ہوتے ہین جیسے ایک بوجھ کو دس آدمی اکٹھے ہو کر اٹھا سکتے ہین اور اگر وہی دس آدمی ایک ایک ہو کر اٹھانا چاہین تو یہ امر محال ہو جاتا ہے۔ اور ہر واحد ان دونون قسم کی دلایل بسیطہ اور مرکبہ سے جب اپنی خاص خاص صورتون اور ہیئتون اور وضعون کے لحاظ سے تصور کئے جائین تو ان کا نام اِس کتاب مین اصناف دلایل ہے اور یہ وہی اصناف ہین کہ جن کے التزام کے لئے ہمنے صدر اشتہار ہذا مین یہہ قید لگا دی ہے جو ہر صنف کے براہین میں سے شخص متصدی مقابلہ فرقان مجید کا نصف یا ثلث یا ربع یا خمس پیش کرے یعنی اس صورت مین کہ جب ان کل دلایل کے پیش کرنے سے عاجز ہو جو ایک صنف کے تحت میں داخل ہین۔

اور نیز اس جگہ یہ امر زیادہ تر قابل انکشاف ہے کہ جو صاحب کسی دلیل مرکب کا کہ جسکی تعریف ابھی ہم بیان کر چکے ہین اپنی کتاب مین سے نمونہ دکھلانا چاہین تو اُن پر واجب ہوگا کہ اگر وہ دلیل مرکب ایسی مجموعہ اجزا سے مرکب ہو جو ہر ایک جزو اوسکا بجائے خود کسی امر پر دلیل ہو تو ان جزوی دلایل کا بھی کم سے کم ایک ایک نمونہ پیش کرنا ہوگا۔

چونکہ سمجھنا اس شرط کا محتاج تمثیل ہے اِس لئے ہم بطور تمثیل کے اس جگہ اسی قسم کی ایک دلیل دلائل مرکبہ مثبتہ حقیت فرقان مجید سے تحریر کرتے ہین اور وہ یہ ہے۔ جو تعلیم اصولی فرقان مجید کی دلایل حکمیہ پر مبنی اور مشتمل ہے یعنی فرقان مجید

ہریک اصول اعتقادی کو جو مدار نجات کا ہے محققانہ طور سے ثابت کرتا ہے اور قوی اور مضبوط فلسفی دلیلوں سے بپایۂ صداقت پہنچاتا ہے جیسے وجود صانع عالم کا ثابت کرنا توحید کو بپایۂ ثبوت پہنچانا ضرورت الہام پر دلایل قاطعہ کا لکھنا اور کسی احقاق حق اور ابطال باطل سے قاصر نہ رہنا پس یہ امر فرقان مجید کے منجانب اللہ ہونے پر بڑی بزرگ دلیل ہے جس سے حقیت اور افضلیت اسکی بوجہ کمال ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ دنیا کے تمام عقاید فاسدہ کو ہریک نوع اور ہر صنف کی غلطیوں سے بدلائل واضحہ پاک کرنا اور ہر قسم کے شکوک اور شبہات کو جو لوگوں کے دلوں میں دخل کر گئے ہوں براہین قاطعہ سے مٹا دینا اور ایسا مجموعہ اصول مدللہ محققہ مثبتہ کا اپنی کتاب میں درج کرنا کہ نہ پہلے اس سے وہ مجموعہ کسی الہامی کتاب میں درج ہو اور نہ کسی ایسے حکیم اور فیلسوف کا پتہ مل سکتا ہو جو کبھی کسی زمانہ میں اپنی نظر اور فکر اور عقل اور قیاس اور فہم اور ادراک کے زور سے اس مجموعہ کی حقیقی سچائی کا دریافت کرنیوالا ہو چکا ہو۔ اور نہ کبھی کسی بھلے مانس نے ایک ذرہ اِس بات کا ثبوت دیا ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کوئی ایک آدہ دن کسی مدرسہ یا مکتب میں پڑھنے بیٹھے تھے یا کسی سے کچھ علم معقول یا منقول سیکھا تھا یا کبھی کسی فلسفی اور منطقی سے انکی صحبت اور مخالطت رہی تھی کہ جس کے اثر سے انہوں نے ہر ایک اصول حقہ پر دلایل فلسفہ قایم کر کے تمام عقاید مدار نجات کی حقیقی سچائی کو ایسا کھول دیا کہ جس کی نظیر صفحہ روزگار میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ یہ ایسا کام ہے کہ بجز تائید الٰہی اور الہام ربانی کے ہرگز کسی سے انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔ پس ناچار عقل اسبات پر قطع واجب کرتی ہے جو قرآن شریف اس خدائے وحدہ لاشریک کی کلام ہے کہ جسکے علم کے ساتھ کسی انسان کا علم برابر نہیں۔

یہ دلیل ہے جو ہمنے بطور نمونہ کے اُن دلایل مرکبہ میں سے لکھی ہے کہ جن کا مجموعۂ اجزا تمام ایسی جزوں سے مرکب ہو کہ وہ سب جزیں دلایل ہی ہیں چنانچہ اس دلیل کے اجزا سب کے سب وہ دلایل ہیں جو عقاید حقہ پر قایم کیگئی ہیں اور چونکہ یہ دلیل بھی اصناف دلایل میں سے ایک صنف ہی اسلئے جیساکہ مخاصم پر تمام اصناف دلایل کا پیش کرنا فرض ہے ایسا ہی اس دلیل کا بھی پیش کرنا فرض ہے مگر اس دلیل کو دکھلانے کے لئے ان تمام دلائل کا دکھلانا بھی ضروری ہے کہ جن سے اس دلیل کی تالیف اور ترکیب ہے اور جنکی ہیئت اجتماعی سے اس کا وجود تیار ہوتا ہے جیسے دلیل اثبات